http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۹ رمضان المبارک تا ۱۲ شوال ۱۴۲۰ھ مطابق ۷ تا ۲۰ جنوری ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۳۳، ۳۴

ادراک ختم نبوت و ابطال قادیانیت

وداع ماہِ صیام

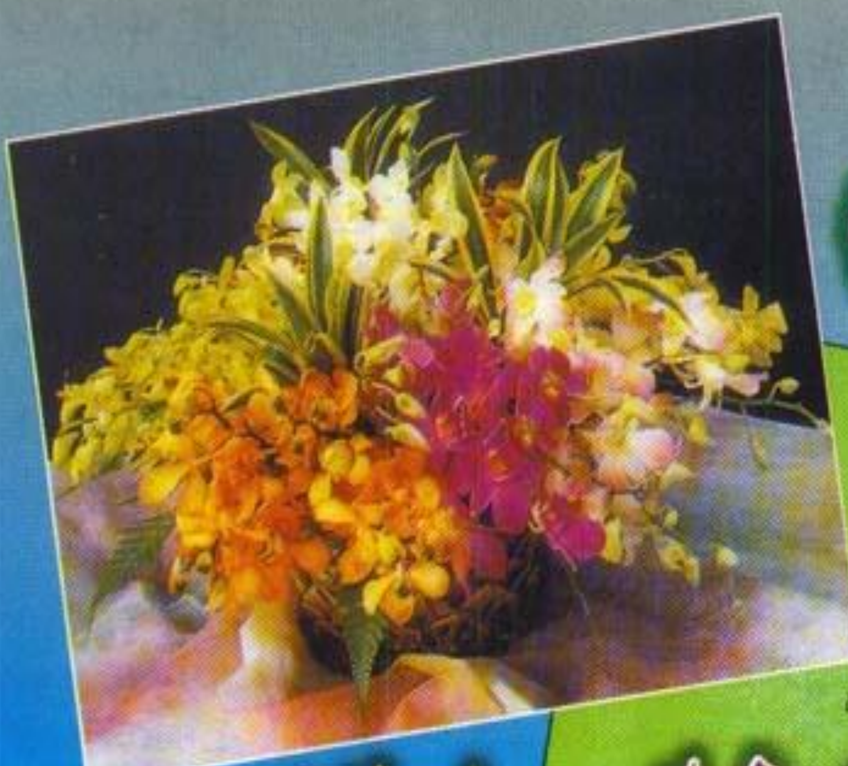

عید الفطر رمضان المبارک کا انعام

اسلام میرا انتخاب

دشمنانِ اسلام کی آخری یلغار اور اس کا مقابلہ

قیمت: ۵ روپے

سخت بیماری کی وجہ سے فوت شدہ روزوں کی قضا اور فدیہ۔

س…… میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری اکثر ناک بند رہتی ہے، اس کا تقریباً ۲ بار آپریشن بھی ہو چکا ہے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹری اور حکمت کا علاج بھی کافی کروا چکا ہوں، لیکن ان سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا اگرم چیز کھانے سے تقریباً ایک طرف کی ناک کھل جاتی ہے اور سانس پھنس کر آنے لگتا ہے۔ لیکن لیٹ جانے کی صورت میں وہ بھی بند ہو جاتی ہے اور سانس پھنس کر آنے لگتا ہے جس سے نیند نہیں آتی۔ دوا ڈالنے سے ناک کھل جاتی ہے صرف ۵ گھنٹے کے لئے واضح رہے کہ دوا ناک میں ڈالتے ہوئے اکثر حلق میں بھی آجاتی ہے، برائے مہربانی اب آپ یہ تحریر کریں کہ روزہ ہونے کی صورت میں کیا میں ناک دوا ڈال سکتا ہوں یاد رہے اگر وہ ناک میں نہ ڈالی تو ایک پل بھی سو نہ سکوں گا۔ برائے مہربانی اس کا وظیفہ بھی تحریر کر دیجئے گا، تاکہ یہ تکلیف دور ہو جائے، اور میرے دل سے بے اختیار آپ کے لئے دعائیں نکلیں۔

ج…… روزے کی حالت میں ناک میں دوا ڈالنا درست نہیں، اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر آپ اس بیماری کی وجہ سے روزہ پورا نہیں کر سکتے تو آپ کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے اور اگر چھوٹے دنوں میں آپ روزہ رکھ سکتے ہیں تو ان روزوں کی قضا لازم ہے اور اگر کسی موسم میں بھی روزہ رکھنے کا امکان نہیں تو روزوں کا فدیہ لازم ہے، تاہم جن روزوں کا فدیہ ادا کیا گیا اگر پوری زندگی میں کسی وقت بھی روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو یہ فدیہ غیر معتبر ہوگا، اور ان روزوں کی قضا لازم ہوگی۔

مرض کے عود کر آنے کے خوف سے روزے کا فدیہ دینے کا حکم۔

س…… مجھے عرصہ پانچ سال سے گردے کے درد کی تکلیف رہتی ہے۔ پچھلے سال میں نے پاکستان جاکر آپریشن کرایا ہے اور پتھری نکلی ہے، آپریشن کے تقریباً چار ماہ بعد پھر پتھری ہو گئی، یہاں پر (بحرین میں) میں نے ایک قابل ڈاکٹر کے پاس علاج کرانا شروع کیا۔ ڈاکٹر نے مجھے صرف پانی پینے کو کہا۔ میں دن میں تقریباً چالیس گلاس پانی کے پیتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پتھری خود بخود پیشاب کے ساتھ نکل گئی۔

ڈاکٹر نے مجھے کہا ہے کہ کئی آدمیوں کے گردے ایک پوڈر سا بناتے ہیں جو کہ پتھر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اگر تم روزانہ اسی طرح پانی پیتے رہو تو پتھری نہیں ہوگی، اگر پانی کم کرو گے تو دوبارہ پتھری ہو جائے گی۔ ڈاکٹر مسلمان ہے اور بہت ہی اچھا آدمی ہے۔ اس نے مجھے منع کیا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ پاکستانی روزہ نہیں چھوڑتے مگر تم بالکل روزہ نہ رکھنا کیونکہ اس طرح تم پانی پینا چھوڑ دو گے اور پتھری دوبارہ ہو جائے گی۔ اب میں سخت پریشان ہوں کہ کیا کروں؟

ج اگر اندیشہ ہے کہ روزہ رکھا گیا تو مرض عود کر آئے گا تو آپ ڈاکٹر کے مشورہ پر عمل کر سکتے ہیں اور جو روزے آپ کے رہ جائیں اگر سردیوں کے دنوں میں ان کی قضا ممکن ہو تو سردیوں کے دنوں میں یہ روزے پورے کریں ورنہ روزوں کا فدیہ ادا کریں۔

کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے

بھول کر کھانے والا اور قے کرنے والا اگر قصداً کھا پی لے، تو صرف قضا ہوگی۔

س…… فرض کریں زید نے بھول کر کھانا کھالیا بعد میں یاد آیا کہ وہ تو روزے سے تھا اب اس نے یہ سمجھ کر کہ روزہ تو رہا نہیں کچھ اور کھا پی لیا تو کیا قضا کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا اسی طرح اگر کسی نے قے کرنے کے بعد کچھ کھایا پیا تو کیا حکم ہے؟

ج…… کسی نے بھولے سے کچھ کھا پی لیا تھا اور یہ سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، قصداً کھا پی لیا تو قضا واجب ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی کو قے ہوئی اور پھر یہ خیال کر کے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے کچھ کھا پی لیا۔ تو اس صورت میں قضا واجب ہوگی۔ کفارہ واجب نہ ہوگا لیکن اگر اسے یہ مسئلہ معلوم تھا کہ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس کے باوجود کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

بین الاقوامی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۲۹ رمضان المبارک تا ۱۲ شوال ۱۴۲۰ھ مطابق ۷ تا ۲۰ جنوری ۲۰۰۰ء | شمارہ ۳۳-۳۴

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

عید الفطر، اختتام رمضان اور تجدید عہد کا دن	(اداریہ)	4
[illegible] ختم نبوت اور [illegible]	(علامہ خالد محمود)	6
عید الفطر رمضان المبارک کا انعام	(جناب محمد صدیق فضل)	9
دشمنان اسلام کی آخری یلغار اور اس کا مقابلہ	(جناب محمد شہید عمر)	11
اسلام ہمہ گیر انقلاب	(جناب طارق اکبر صاحب)	16
شب قدر کیا ہے؟	(مولانا جمال قاسمی صاحب)	18
عید [illegible] آنکھوں	(جناب محمد طاہر رزاق)	19
[illegible] (نظم)	(سرور میواتی)	21
اخبار ختم نبوت		22

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل ڈیزائن

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے، سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۲۵ روپے، سہ ماہی: ۶۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۷/۴۸۷، کراچی ۵ (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN LONDON SW9 9HZ U.K. PHONE: 0171-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری | طابع: سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید الفطر۔ انعام واکرام خداوندی اور تجدید عہد کا دن

"اللہ رب العزت نے خوشی اور غمی کے جذبات انسانی فطرت میں رکھے ہیں۔ اگر انسان "اندر" سے دکھ درد اور غم میں مبتلا ہو تو بے ساختہ "بیرون" میں اس کا اظہار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح خوشی بھی انسانی جذبات میں سے ہے جس کا اظہار انسانی اعضاء وجوارح سے ہوتا ہے۔ اندرونی کیفیت بیرون پر بھی اثرانداز ہوتی ہے جو ایک فطری بات ہے۔ خوشی اور غمی کا تعلق کسی ایک انسان سے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان خوشی اور غمی کے معاملہ سے دوچار ہوتے ہیں۔ خوشی اور غمی کے اجتماعی اظہار کو تہوار کہتے ہیں۔ ہر قوم کے کچھ خاص تہوار اور جشن کے دن ہوتے ہیں' جن میں اس قوم کے لوگ اپنی اپنی حیثیت اور سطح کے مطابق اچھا لباس پہنتے اور عمدہ کھانے پکاتے' کھاتے ہیں اور دوسرے طریقوں سے بھی اپنی اندرونی مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ گویا انسانی فطرت کا تقاضا ہے' اسی لیے انسانوں کا کوئی طبقہ اور فرقہ نہیں ہے جس کی ہاں تہوار اور جشن کے کچھ خاص دن نہ ہوں۔

قوموں کے تہوار دراصل ان کے عقائد و تصورات اور ان کی تاریخی روایات کے ترجمان اور ان کے قومی مزاج کے آئینہ دار ہوتے ہیں' اسی لیے اقوام ماضی میں تہوار منائے جاتے رہے ہیں۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اور اس میں تمام بنی نوع انسان کے لیے دارین کی فوز و فلاح کامیابی اور کامرانی کے اصول و ضوابط موجود ہیں اس لیے اسلام میں بھی ایسے دو دن رکھے گئے ہیں۔ ایک "عید الفطر" اور دوسرا "عید الاضحیٰ" بس یہی مسلمانوں کے لیے اصل مذہبی و ملی تہوار ہیں' ان کے علاوہ جو مسلمان مناتے ہیں ان کی کوئی مذہبی حیثیت اور بنیاد نہیں ہے' بلکہ اسلامی نقطہ نظر سے ان میں سے اکثر خرافات ہیں۔

عید الفطر کا دن انسانی دنیا پر اللہ رب العزت کے انعام واکرام کا عظیم دن ہے۔ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس دنیا میں اس حالت میں مبعوث ہوئے کہ عالم انسانیت کے لیے ایک عظیم دستور زندگی لیے ہوئے تھے تو اس وقت سرزمین عرب پر ایام جاہلیت میں کچھ مخصوص تہوار منائے جاتے تھے' جن میں جوا' شراب نوشی' شعروشاعری اور رقص وسرور کی محفلیں آراستہ وپیراستہ کی جاتی تھیں' جن میں لہو ولعب کا عروج ہوتا تھا اور یہ چیز اسلامی روح کے سراسر خلاف تھی۔ اس لیے رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متبادل عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو یوم عید قرار دیا اور لہو ولعب کے مقابلہ میں ریاضت وعبادت کو اس تہوار کے لیے مرکزی نقطہ قرار دیا۔

جب رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار مکہ کی چیرہ دستیوں سے تنگ آکر حکم خدا مکہ معظمہ سے ہجرت فرماکر مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک سال گزرنے کے بعد یعنی ۲ھ میں رمضان المبارک کے روزے بھی فرض ہوئے اور عید الفطر کے ادا کرنے کا حکم بھی دیا گیا۔ رمضان المبارک کے روزوں کی اختتام پر شوال کی پہلی تاریخ کو یہ ایک روحانی جشن ہے جو رمضان کے روزوں کا حسن اختتام ہے تاکہ جو بندے ایک ماہ روحانی اور جسمانی مجاہدے میں مصروف رہے اور نفس کی خواہش سے منہ موڑ کر اپنے مالک کی اطاعت میں لگے رہے وہ "یوم تشکر وانبساط" منائیں اور اپنے رب کی عظمت وبڑائی کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں شکریہ ادا کریں کہ اس نے فریضہ صیام' نماز' تراویح' تلاوت قرآن اور صدقہ فطر

جیسی اہم عبادات کے انجام دینے کے لیے قوت اور توانائی عطا فرمائی۔“

عید کے دن بندہ اللہ رب العزت کے سامنے اس چیز کا اظہار کرتا ہے کہ ”اے پروردگار! تیری رضا و خوشنودی کی خاطر میں ہر طرح کی تکلیف و مشقت کو برداشت کرنا گوارا کر سکتا ہوں‘ میری خوشی اور میرا غم یارب العالمین تیری طرف سے ہے‘ یہی وجہ ہے کہ جب عید کے دن طلوع صبح ہوتی ہے تو یہ بندہ اپنے ہر عمل کو اللہ اور اس کے رسول آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا میں گزارنے کی پوری پوری کوشش کرتا ہے۔ صبح سویرے عیدگاہ جانے کی تیاری کرتا ہے وہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ خوشی کا دن صرف میرے لیے ہی نہیں بلکہ اس میں تمام مسلمان شریک ہیں خواہ وہ امیر ہوں یا غریب ‘مفلس ہوں یا نادار ‘اب جب بندہ مومن افلاس زدہ لوگوں کو دیکھتا ہے کہ ان غریبوں کی عید کیسے ہوگی؟ تو فوراً رسول آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ ”ہر مسلمان پر صدقہ فطر واجب ہے اور یہ عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔“ گویا صدقہ فطر غریب اور نادار لوگوں کی خوشیوں کا سامان ہے‘ غربا کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کا اور ان کے دکھ درد میں شریک ہونے کا ایک باب ہے۔

خاصہ کائنات رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کے غرباء‘ یتامیٰ‘ نادار اور اپاہجوں اور معذور لوگوں کو کس قدر خیال تھا اور اسلام کے نظام معیشت میں کس قدر غربت و افلاس کے خاتمہ کے لیے اور غریبوں‘ بیواؤں‘ یتیموں اور معذور لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہونے کے لیے تعلیم دی گئی ہے۔ اس کا اندازہ صرف نظام صدقۃ الفطر ہی سے لگایا جا سکتا ہے۔ صدقۃ الفطر جہاں غریبوں کو خوشیوں میں شامل کرنے کا ذریعہ ہے وہاں اس کے ادا کرنے والوں کی لغزشوں‘ غلطیوں‘ کوتاہیوں کے ازالہ کا سبب بھی ہے۔ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے روز غسل فرماتے‘ مسواک کرتے‘ خوشبو لگاتے‘ پنے کپڑے زیب تن فرماتے تھے اور عیدالفطر کی نماز سے پہلے کچھ کھا پی لیتے تھے اور یہی تمام امت مسلمہ کے لیے مسنون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ میں جلوہ افروز ہوتے یا بارش کی وجہ سے مسجد نبویؐ میں اذان و اقامت کے بغیر دو رکعت نماز میں زائد چھ تکبیریں ہوتی تھیں پڑھتے تھے۔ صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق ”سورۃ ق“ والقرآن المجید اور ”اقتربت الساعۃ“ نماز عید میں تلاوت فرماتے تھے ایک دوسری حدیث کے مطابق پہلی رکعت میں ”سورۃ اعلیٰ“ یا سورۃ ق“ دوسری رکعت ”سورۃ الغاشیہ“ یا ”سورۃ قمر“ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

نماز عید کی ادائیگی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوتے اور بصیرت افروز خطبہ دیتے‘ جس میں اللہ رب العزت کی حمد و ثنا اور لوگوں کو نصیحتیں فرماتے اور اللہ رب العزت کی اطاعت کی تعلیم و ترغیب دیتے اور بعض اہم معاملات کے فیصلے بھی عیدگاہ میں فرماتے یوں یہ ”عیدالفطر“ کا دن مسلمانوں کی شان و شوکت کا دن ہے۔ ایک مرتبہ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کے لیے عظیم لشکر عیدگاہ ہی میں ترتیب دیئے اور انہیں جہاد فی سبیل اللہ کے لیے روانہ فرمایا۔ آپؐ نے سوائے ایک دو مرتبہ مسجد میں نماز عید ادا کرنے کے ہمیشہ نماز عید ایک وسیع میدان میں ادا فرماتے تھے تاکہ اسلام کی شان و شوکت کا مظاہرہ بھی ہو اور اتحاد و اتفاق اور اخوت و محبت کا درس بھی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیدگاہ جاتے ہوئے ایک راستہ اور واپس تشریف لاتے ہوئے دوسرا راستہ اختیار فرماتے تھے تاکہ ہر سمت کے لوگوں کو مسلمانوں کے جذبہ اطاعت کا علم ہو سکے۔

قسط نمبر ا

تحریر: علامہ خالد محمود

ادراک ختم نبوت وابطال قادیانیت

س: مسلمان کی تعریف (Definition) مثبت طور پر کیا ہے؟

ج: آنحضرت ﷺ کی جملہ تعلیمات کو سچ جاننا اور اس کا اقرار کرنا کہ آپ کی جملہ تعلیمات برحق ہیں، اصلی ایمان ہے۔ جن باتوں کا یقینی طور پر پتہ چل جائے کہ یہ حضور ﷺ کی پیش کردہ تعلیم ہے، انہیں اقرار توحید و رسالت کے پورے یقین سے تسلیم کرنا مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے۔ کتب عقائد میں ایمان کی یہی تعریف کی گئی ہے:

الایمان ھوالتصدیق بجمیع ماجاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو باتیں اجمالاً معلوم ہیں، ان کا اجمالی اقرار، جو باتیں تفصیلاً درجہ یقین تک پہنچیں، ان کا تفصیلاً اقرار مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے۔

س: حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک سے آج تک کن الفاظ سے غیر مسلموں کو مسلمان کیا جاتا رہا ہے؟

ج: غیر مسلم جب حضور ﷺ کو آپ کی سب باتوں میں سچا مان لے، وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ کلمہ پڑھنا، اس تصدیق قلبی کے اظہار کے لیے ہوتا ہے۔ کلمہ میں حضور ﷺ کی رسالت کا اقرار، بایں معنی ہے کہ آپ اپنی سب تعلیمات میں سچے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اب تک غیر مسلم کو مسلمان کرنے کا یہی طریقہ زیر عمل رہا ہے کہ اسے ذہن سے کلمہ پڑھایا جائے کہ اب وہ حضور ﷺ کی جملہ تعلیمات کو سچ مان رہا ہے اور وہ بھی اس ذہن سے پڑھے حضورؐ اپنی جملہ تعلیمات میں سچے ہیں۔ اس تصدیق کے بغیر صرف ظاہری اقرار رسالت کو کبھی بھی مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں سمجھا گیا۔ ظاہری اقرار توحید و رسالت اسی صورت میں مسلمان ہونے کی علامت تسلیم کیا جائے گا کہ کلمہ پڑھنے والے کلمہ کے مفاہیم و مضمرات کے صریحاً منافی کوئی بات نہ ہو۔

س: کیا کوئی اسمبلی یا سیاسی ادارہ کسی فرد یا جماعت کے مذہب کے متعلق اس کی مرضی کے خلاف فیصلہ کرنے کا مجاز ہے؟ مثلاً کوئی عیسائی یا ہندو یا مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے لیکن اس کے برعکس وہ ادارہ یا اسمبلی اس کے متعلق فیصلہ کرتی ہے کہ وہ عیسائی یا ہندو یا مسلمان نہیں بلکہ اس کا فلاں مذہب ہے تو کیا اسمبلی کا ایسا فیصلہ شرعاً درست اور صحیح ہے؟

ج: اسلام کے اصول و عقائد ظاہر ہیں کوئی شخص ان کا اقرار کرے اور اس کے قول و فعل میں اس اقرار کے خلاف کوئی بات نہ پائی جائے تو اسے مسلمان سمجھا جائے گا لیکن اگر اس کے کسی قول و فعل میں کفر کی نشاندہی ہو گئی تو اسے مسلمان نہ سمجھا جائے گا۔ بے شک شریعت کے احکام ظاہر پر ہیں لیکن جس طرح اس کا کلمہ پڑھنا ظاہر ہے، اسی طرح ایک یا چند باتوں میں اس کا کفر بھی ظاہر پر کیا ہے۔ کوئی اسمبلی یا سیاسی ادارہ یا مسلمانوں کا جرگہ جسے علماء اسلام کی سرپرستی یا شمولیت حاصل ہو، وہ اس اصول کی روشنی میں فیصلہ کر سکتا ہے کہ فلاں گروہ مسلمان ہے یا نہیں۔ جو اس طرح کافر یا گروہ کافر ٹھہرے، وہ کافر تو دراصل پہلے ہی سے تھا، اب اس فیصلہ نے اسے ظاہر کر دیا۔ علماء یا ایسے ادارے کسی کو کافر بناتے نہیں، بتاتے ہیں۔

س: کیا مسلمان حکومت کا ہر فیصلہ شرعاً صحیح اور درست ہوتا ہے اور جو بھی فیصلہ کرے، اس پر ایمان لانا ضروری ہے؟

ج: مسلمان حکومت کا وہ فیصلہ جو مستند علماء اسلام کی راہنمائی میں کتاب و سنت کے مطابق ہوا ہو اور فی الجملہ مسلمانوں کے معتمد علیہم علماء اس سے اتفاق کریں، وہ ہر حال میں درست اور واجب التسلیم ہوگا۔ اس کے شائع ہونے کے بعد دوسرے اکابر علماء اسلام کا اس سے اختلاف نہ کرنا اسے مجمع علیہ مسئلہ بنا دیتا ہے۔ اجتماعی امور میں شاملین کا فیصلہ غائبین پر لاحق ہوتا ہے بشرطیکہ وہ اس کا انکار نہ کریں۔

س: اگر مسلمان حکومت کا ہر فیصلہ درست اور شرعی ہوتا ہے تو ابتداء اسلام میں جن مسلمان حکومتوں نے وہ فیصلے جو حضرت امام حسینؓ اور حضرت امام اعظمؒ اور امام احمد بن حنبلؒ وغیرہ کے خلاف کیے تھے، وہ شرعاً درست تھے؟ اگر

اس زمانہ میں صحیح تھے تو کیا آج بھی آپ لوگ ان کو درست اور صحیح سمجھتے ہیں؟

ج: ابتداء اسلام میں اس اصول پر مسلم حکومتوں نے جتنے فیصلے کئے' سب برحق تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کا مسیلمہ کذاب اور منکرین زکوٰۃ کے خلاف فیصلہ بالکل برحق تھا اور اسے سب نے قبول کیا۔ تاریخ میں حضرت امام اعظمؒ اور حضرت امام احمدؒ کے خلاف جو کارروائی ہوئی' وہ کسی جرگے' قومی ادارے یا دوسرے علماء کے فیصلے سے نہ تھی۔ وقت کے حاکم کی شخصی کارروائی تھی۔ اسی طرح حضرت امام حسینؓ کے خلاف جو کارروائی ہوئی' وہ بھی کسی مجلس شوریٰ یا اسمبلی کے فیصلے سے نہ تھی اور نہ اس میں علماء دین کا مشورہ شامل تھا۔

س: جب کسی مسلمان حکومت کی اسمبلی اور پارلیمنٹ کو یہ حق حاصل ہے تو اگر کوئی غیر مسلم حکومت اپنے ملک کی اکثریت کے دباؤ کے تحت اپنے ملک میں رہنے والے مسلمانوں کے متعلق یہ فیصلہ کرے کہ وہ مسلمان نہیں بلکہ ہندو یا عیسائی ہیں تو کیا وہ غیر مسلم حکومت بھی ایسا فیصلہ کرنے میں حق جانب ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

ج: مسلمان حکومت کی پارلیمنٹ مستند علماء اسلام کی راہنمائی میں اپنے مذہب کی نظریاتی سرحدوں کا تعین کرتے ہوئے کسی شخص یا گروہ کے بارے میں فیصلہ کر سکتی ہے کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں۔ لیکن کسی دوسرے مذہب کی حدود کا تعین اس کا کام نہیں۔ اسی طرح کسی غیر مسلم حکومت اور اس کی اسمبلی کو یہ حق تو حاصل ہے کہ وہ اپنی نظریاتی سرحدوں کا تعین کرے لیکن اسے یہ حق حاصل نہیں کہ کسی شخص یا گروہ کے بارے میں یہ فیصلہ کرے کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں۔ یہ فیصلہ صرف اہل اسلام ہی کر سکتے ہیں۔

س: قرآن کریم کی رو سے نبی کی تعریف (Definition) کیا ہے؟

ج: قرآن کریم کی رو سے نبی وہ انسان ہے' جسے اللہ تعالیٰ دوسروں تک اپنی باتیں پہنچانے کے لئے مقرر کرے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئے احکام ملیں یا اسے پہلی شریعت کی تبلیغ پر ہی مامور کیا جائے' وہ مشرع ہوتا ہے۔ ایک شریعت پیش کرنے والا ہے اور یہ سب حکم الٰہی سے عمل میں آتا ہے۔ کوئی شخص' مکالمہ الٰہیہ سے کتنی دولت کیوں نہ پائے' وہ نبی نہیں ہوتا۔ نبی ہونا لوگوں تک خدا کی باتیں پہنچانے پر مامور ہونے کا کام ہے۔

س: قرآن مجید میں جہاں جہاں رسول اور مرسل کے الفاظ آئے ہیں' وہاں ہر جگہ اصطلاح شریعت کے معنوں میں ہیں یا کسی آیت میں لغوی اور مجازی معنوں میں بھی استعمال ہوئے ہیں۔ بزرگان اسلام نے اس کے متعلق کیا لکھا ہے؟

ج: رسول اور مرسل کا لفظ قرآن مجید میں لغوی معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے لیکن یہ لغوی رسول نہ کوئی علیحدہ جماعت بناتے ہیں۔ نہ خدا کے نام پر کوئی بات کہتے ہیں کہ اس نے انہیں بھیجا ہے اور نہ اپنے نہ ماننے والوں کو مجرم ٹھہراتے ہیں۔ لغوی رسول کا دائرہ کار دنیوی امور ہوتے ہیں جیسے ڈاکیہ کا ڈاک پہنچانا وغیرہ دینی امور نہیں ہوتے۔ دینی امور میں دخل دینے کا مطلب ہی یہی ہے کہ وہ لغوی رسول نہیں' شرعاً رسول ہونے کا مدعی ہے۔

س: رسول' مرسل' نبی اور انبیاء کے الفاظ قرآن مجید' احادیث اور بزرگان دین کی کتابوں میں غیر انبیاء کے لئے بھی استعمال ہوئے یا نہیں؟

ج: نبی کا لفظ قرآن وحدیث میں محض لغوی معنوں میں کہیں استعمال نہیں ہوا۔ کانبیاء بنی اسرائیل کے الفاظ بھی قرآن کریم اور صحاح ستہ کی کتابوں میں نہیں ملتے۔ بعض چوتھے درجے کی کتابوں میں یہ الفاظ ہوں گے لیکن یہ الفاظ خود بتاتے ہیں کہ غیروں پر انبیاء کا لفظ کہیں نہیں آرہا۔ نہ وہ انبیاء ہیں۔ صرف انبیاء کی مانند ہیں۔ سو کانبیاء بنی اسرائیل میں بھی لفظ انبیاء اپنے شرعی معنوں میں ہے' لغوی معنوں میں نہیں۔

بزرگان دین میں سے کسی نے بقائمی ہوش وحواس اپنے لئے لفظ نبی اللہ استعمال نہیں کیا' نہ اپنے لئے اس کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر کسی دوسرے پر بولا تو وہ بھی ضابطے کے طور پر نہیں اور جس پر بولا اس نے نہ خود اس کا دعویٰ کیا اور نہ اس نے اس دعوے پر کوئی جماعت بنائی اور نہ اپنے نہ ماننے والوں کو کسی درجہ میں مجرم ٹھہرایا۔

س: کیا حدیث میں محدث کی اصطلاح پائی جاتی ہے؟ اگر ہے تو احادیث کی رو سے محدث کی کیا تعریف ہے؟

ج: حدیث میں محدث کی اصطلاح موجود ہے۔ اس درجے کا فرد کامل اس امت میں حضرت عمرؓ تھے۔ حضرت عمرؓ کے بارے میں

بے شک حدیث میں وارد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہی ہوتے۔ جب وہ نبی نہ ہوئے تو معلوم ہوا کہ محدث کسی درجہ بھی نبی نہیں ہوتا۔ یہ درست ہے کہ وہ ولی کی نسبت نبی کے زیادہ قریب ہوتا ہے لیکن اسے نبی کسی تاویل سے بھی نہیں کہا جاسکتا۔

س: قرآن مجید' احادیث اور بزرگان اسلام کی کتابوں میں غیر نبیوں کے مکالمہ' مخاطبہ الٰہیہ کا ثبوت ملتا ہے یا نہیں؟

ج: اولیاء اللہ بے شک مکالمہ الٰہیہ کی دولت پاتے ہیں لیکن وہ اپنے لئے کسی منصب کا دعویٰ نہیں کرتے' نہ اپنی ولایت کے اقرار کی دوسروں کو دعوت دیتے ہیں۔ یہ صرف نبوت ہے' جس کے اقرار کی دوسروں کو دعوت دی جاتی ہے۔ ولایت اس طور پر کہیں پیش نہیں ہوتی' نہ اولیاء اللہ کو کبھی نبی اللہ یا رسول اللہ مانا یا کہا جاتا ہے۔

س: قرآن مجید کی آیات غیر نبیوں کو یا اولیاء اللہ کو الہام ہو سکتی ہیں؟ سلف صالحین کا اس کے متعلق کیا عقیدہ ہے؟

ج: قرآن مجید کی آیات غیر نبیوں کو الہام ہوں تو وہ وحی کے درجہ میں نہیں' خواب کے درجہ میں شمار ہوں گی۔ خواب کا عنوان اور ہوتا ہے اور تعبیر کچھ اور ہوتی ہے۔ یہ آیات ظاہراً حضور ﷺ پر اتری تھیں۔ اب یہی اگر کسی ولی کو الہام ہوں تو ان کا ظاہری خطاب معتبر نہ ہوگا۔ تعبیر کی طرح ان کی مراد کچھ اور ہوگی۔ اگر انہیں خواب کے درجہ میں نہ مانا جائے تو بعض صورتوں میں کفر لازم آتا ہے۔

س: حقیقت' مجاز اور استعارہ کی تعریف کیا ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ کے بعد کسی ولی نے اپنے لئے یا اپنے بزرگوں کے لئے مجازانبی کے الفاظ استعمال کئے ہیں؟

ج: لفظ ان معنوں میں استعمال ہو جن کے لئے وہ بنا ہے تو یہ حقیقت ہے غیر موضوع لہٗ کے لئے کسی مناسبت سے استعمال ہو تو یہ مجاز ہے۔ استعارہ مجاز کی فرع ہے جس طرح لغوی مباحث میں حقیقت اور مجاز کا سلسلہ ہے شرعی مباحث میں بھی حقیقت شرعی اور مجاز شرعی کا سلسلہ قائم ہے جب نبی کا لفظ لغوی معنوں میں استعمال نہیں ہوتا تو مجاز لغوی میں یہ کیسے استعمال ہو سکے گا۔ رہا مجاز شرعی تو اس کے لئے شرعی دلیل چاہئے کہ لفظ نبی قرآن وحدیث میں کہیں مجاز کی تعبیر پائے ہوئے ہو حقیقت شرعی کے سوا یہ لفظ قرآن وحدیث میں کسی اور معنوں میں نہیں ملتا۔

س: کیا مسلمان صوفیاء کرام نے اپنی کتابوں میں غیر تشریعی' ظل' بروز اور فنافی الرسول کی اصطلاحات استعمال کی ہیں یا نہیں؟

ج: شرعی مباحث میں صوفیہ کی بات حجت نہیں ہوتی صرف فقہاء شریعت کے امین ہیں جس طرح محدثین علم کی امین ہیں۔ صوفیاء کرام نے جو باتیں صحو کی حالت میں کہیں جب وہ بھی دوسروں کے لئے شرعی سند کا درجہ نہیں رکھتیں' تو جو باتیں ان سے سکر کی حالت میں صادر ہوئیں تو ان شطحات کی شریعت میں کیسے سند مانا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کرام نے اپنی مخصوص اصطلاحات کے دائرہ میں اپنی کوئی علیحدہ جماعت بندی نہیں کی نہ لوگوں کو اپنے ماننے کی دعوت دی' نہ اپنے انکار کو دوسروں کے لئے وجہ کفر یا کسی درجہ میں مستوجب سزا ٹھہرایا۔

س: قرآن مجید اور حدیث میں مجاز کے طور پر بھی الفاظ آئے ہیں یا نہیں؟ اس کے متعلق سلف صالحین کا کیا عقیدہ ہے؟

ج: قرآن وحدیث میں جو الفاظ مجاز کے طور پر وارد ہوئے ہیں ان کی تفسیر سلف نے اپنی رائے سے جائز نہیں سمجھی۔ ان کے ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کی حقیقت میں بحث نہیں کرتے نہ انہیں کسی کی مثل کہتے ہیں قرآن مجید کے کسی متشابہ لفظ پر کسی نے کسی جماعت کی تشکیل نہیں کی نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ اپنی رائے یا اپنی واردات سے قرآن کریم کی متشابہ تحریر کو اپنے مخصوص معنی پہنائے۔

س: ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے اگر کوئی شخص ایک نبی کی نبوت کا انکار کرے تو کیا وہ آپ کے نزدیک مسلمان ہے؟

ج: ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے ہم تک صرف بعض کے نام پہنچے ہیں جن انبیاء کا ذکر قرآن مجید میں ملتا ہے ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کیا جائے تو انسان مسلمان نہیں رہتا کسی نبی کا حدیث متواتر میں پتہ چلے تو بھی اسلام کی قطعی بات سے انکار کرنے والا کافر ہو جائے گا کسی ایک پیغمبر کا بھی انکار کیا جائے بشرطیکہ اس کے پیغمبر ہونے کا قرآن کریم وحدیث متواتر سے پتہ چلا ہو تو انسان مسلمان نہیں رہتا۔

س: قرآن مجید کی وہ کون سی آیت ہے جس میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے خاکی جسم

باقی صہ ۱۰ پر

تحریر:۔ محمد صدیق فضل

عید الفطر رمضان المبارک کا انعام

رمضان المبارک' خیر وبرکت اور اللہ رب العزت کے جود وسخا اور رحمتوں کی بارش کا موسم بہار ہوتا ہے اور اس مہینے کے ختم اور چل چلاؤ کا وقت آتا ہے تو رب کریم کی نوازشات بے پناہ ہوتی ہیں۔ اس مہینے کا اختتام جو مجاہدہ کا مہینہ تھا' زہد وعبادت کا مہینہ تھا اور اپنی خواہشات پر غلبہ اور قابو پانے کا مہینہ تھا اور نفس کی عنان روکنے کا مہینہ تھا اور اللہ کی خوشی میں اپنی خوشیوں اور خواہشوں کو قربان کرنے کا مہینہ تھا اور اپنی عبادات وعاجزی سے اللہ کو راضی کرنے کا مہینہ تھا۔ اس مہینہ کا اختتام اللہ نے اس خوشی کے دن پر کیا۔ جسے "عید" کہتے ہیں یہ عید رمضان المبارک کے اختتام کا اعلان ہے اور اسلام میں کسی خوشی یا غمی کا ہونا رسمی نہیں بلکہ اپنے مزاج کے اعتبار سے اسلام محض روایات اور تقالید کا مخالف ہے۔ اس میں بے حقیقت رسم ورواج کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور یہ بات بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ تہوار اور عید انسان کے فطری تقاضے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر زمانے کے انسان نے بہت ساری تقریبات اور مختلف تہواروں کے ذریعے اپنی فطرت کی اس پیاس کو بجھایا ہے۔ اسلام نے انسان کے اس فطری تقاضے کو پورا کرنے کے لئے سامان "عیدین" کی شکل میں کیا ہے۔

اور اس عید الفطر میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے مذاہب وقوموں کے برخلاف جن میں یہ دن کھیل کھیلنے مزے لوٹنے اور نفس کو آزاد چھوڑنے کی علامت ہوتا ہے۔ اس میں اس سے پہلے جو ناروا ہوتے تھے وہ روا ہو جاتے ہیں اور حدود وقیود سب پھلانگ دیئے جاتے ہیں اس دن کھلی چھٹی ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ دین وملت کا مزاج ہے کہ اللہ رب العزت نے اس دن کو جو خوشی کا دن تھا تیس دن کے مجاہدے کی بعد آیا تھا بجائے اس کے کہ اجازت دے دی جاتی کہ اس میں آزادی ہے جو چاہو کرو اور اپنی خوشی کا اظہار جس طرح چاہو کرو اور پروانہ کرو۔ بلکہ اس میں ایک زائد عبادت اللہ تعالیٰ نے شروع فرمائی یعنی اس دن مسلمان پاک وصاف ہو کر آتا ہے اور خدا کے حضور دو رکعت پڑھتا ہے یہ شکرانہ رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کی توفیق حاصل ہونے کا ہے۔

عید ہے رمضان کا ثمرہ' عید ہے رمضان کا انعام عید ہے رمضان کے درخت شگوفہ۔ اگر درخت نہیں تو شگوفہ کیا اور پھل کیا اور پھول کیا اس طریقے سے رمضان اور عید ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں جیسے کہ جسم اور روح۔

عید کی نماز ہی اصل عید اور شکرانہ ہے اللہ کی دی ہوئی نعمت کا۔ عید کے دن مسلمان نہا دھو کر پاک وصاف ہو کر خوشبو لگا کر باآواز بلند تکبیر کہتے ہوئے عید گاہ کی طرف بڑھتے ہیں اور اپنے مالک کے سامنے سر جھکا کر اپنی کوتاہیوں اور اپنی لغزشوں اور کم ہمتوں کا اعتراف کرتے ہیں اور رحمت ومغفرت کے طلب گار ہوتے ہیں۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود ہمارے آقا اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے فرشتوں! تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو رمضان اور تراویح کے بدلے میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندوں سے خطاب فرما کر ار[illegible] ہے کہ اے میرے بندوں! مجھ سے مانگو میری عزت کی قسم میری جلال کی قسم آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے جو سوال کرو گے عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا' میری عزت کی قسم جب تم میرا خیال رکھو گے۔ میں تمہاری لغزشوں پر معافی کرتا رہوں گا' میری عزت کی قسم اور

میر... بلال کی قسم تمہیں مجرموں اور کافروں کے سامنے رسوا اور ذلیل نہ کروں گا بس تم اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہوں۔

عید الفطر کی نماز ۱ھ میں شروع ہوئی حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ اہل مدینہ نے دو دن سال میں مقرر کئے ہوئے تھے جن میں وہ خوشیاں منایاں کرتے تھے۔ آپ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو پوچھا کہ یہ کیسے۔ تو لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اسلام سے پہلے ان دو دنوں میں خوشیاں منایاں کرتے تھے تب آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ان کے عوض اس سے بہتر دو دن دیئے ہیں۔ عید الفطر کا دن۔ دوسرا عید الاضحیٰ کے دن۔

عید کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ اس دن بندوں پر اللہ کے انعامات بار بار ہوتے ہیں اور عام طور پر یہ دن خوشی کے ساتھ پلٹ کر آتا ہے۔

عید مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا تحفہ ہے اور یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو دیا گیا ہے اور اس عظیم تحفے کی قدردانی کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپؐ کی سنتوں پر عمل کیا جائے اور ان کو اپنایا جائے۔

عید کی نماز کے لئے غسل کرنا اور نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہننا مستحب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا بھی مستحب ہے۔

صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول رہا ہے۔ بعد میں بھی ادا کر سکتے ہیں اگر پہلے ادا نہ کر پائے اور آپ کا یہ معمول تھا کہ عید کی نماز کے جانے سے پہلے میٹھی چیز نوش فرماتے جیسے شکل کھجور وغیرہ۔

صدقہ فطر کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی سال دیا تھا۔ جس سال رمضان کے روزے فرض ہوئے تھے۔

عید الفطر کے دن خاص کر اس صدقہ کا تقرر میں یہ مصلحت معلوم ہوتی ہے کہ وہ دن خوشی کا ہے اور اس خوشی میں مستحق اور مسکینوں اپنے ساتھ خوشی میں شامل کیا جائے اور صدقہ دینے کا مقصد روزے کی تکمیل ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ صدقہ فطر دینے سے روزہ قبول ہو جاتا ہے اور خدا کا شکر ادا کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں روزے رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔

رمضان کا مہینہ اللہ کو راضی کرنے کا مہینہ ہے اور جب اللہ رب العزت یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ذمہ داریوں کو بڑھا دیتا ہے اور رمضان المبارک کی مشق نے اس کی صلاحیت پیدا کر دی ہے اور یہ سمجھا دیا ہے کہ جس طرح تم نے یہ ایک مہینہ گزارا ہے اور دیکھ لیا ہے کہ غلط کاموں اور برے کاموں سے بچنے اور نیک کاموں کی تمہیں طاقت اور صلاحیت ہے اس طرح تم ہمت سے کام لے کر پوری عمر گزار سکتے ہو اور آقا کے حضور بخشے بخشائے پہنچ سکتے ہو اور ہمیں بخشے بخشائے ہونے کی جو سند ملی ہوئی ہے۔ اس میں دھبہ نہ لگنے پائے۔ اگر ایسا کیا گیا تو خیر و برکت کا سلسلہ جاری رہے گا اور آفات و بلیات سے حفاظت رہے گی۔ ایمان و اسلام کی بچی روح اپنا کام کرتی رہے گی ورنہ ہماری مثال عرب کی اس عورت کی سی ہو گی جو سوت کاتی پھر اس کو کھول دیتی یعنی اپنے کئے کرائے کو ملیامیٹ کر دیتی اللہ تعالیٰ نے اس کو یاد دلا کر فرمایا۔

ترجمہ:۔ (تم مت ہو جاؤ اس عورت کی طرح جو کھول دیتی ہے اپنے سوت کو اس کے کاتنے کے بعد)

بقیہ: ابطالیے قادیانیت

کے ساتھ زندہ آسمان پر چلے گئے؟

ج: قرآن مجید میں ہے کہ یہود جس مسیح کو قتل کر چکنے کے مدعی تھے اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھایا۔ (دیکھو پ ۲ سورہ نساء آیت نمبر ۱۵۸) قتل کا جعل جس چیز پر وارد ہوتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھایا قتل جسم خاکی پر وارد ہوتا ہے سو آپ کا رفع (اٹھانا) بھی اسی بدن عنصری سے ہوا۔ یہود کا یہ دعویٰ قتل اور خدا کا اس کے جواب میں رفع مسیح کو بیان کرنا اس جسم خاکی کے رفع (اٹھائے جانے) پر نص ہے۔

ضروری گزارش

عید الفطر کی تعطیلات کے باعث ہفت روزہ ختم نبوت کے دو شماروں ۳۳، ۳۴ کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ قارئین اور ایجنسی ہولڈر حضرات نوٹ فرمالیں۔

(ادارہ)

تحریر: محمد رشید

دشمنان اسلام کی آخری یلغار اور اس کا مقابلہ

ساتویں صدی عیسوی میں جزیرہ نمائے عرب میں محمد رسول اللہ ﷺ نے مشرکین عرب' یہودیوں اور عیسائیوں کو مکمل طور پر زیر کر کے اسلام کا غلبہ فرمایا۔ خلفائے راشدینؓ کے دور میں یہودو نصاریٰ اور مشرکین کی عالمی قوتیں بھی اسلام کے زیر نگیں آگئیں' تاہم مغلوب ہونے کے بعد یہ قوتیں چین سے نہیں بیٹھیں' بلکہ موقع کی تلاش میں رہیں۔ پہلا حملہ یہود کی طرف سے فتنہ سبا کی صورت میں کیا گیا جس کے نتیجے میں قیامت تک رہنے والے تفرقہ کا بیج بو دیا گیا۔ دوسرا حملہ صلیبی جنگوں کی صورت میں ہوا جس کا مقابلہ سلطان صلاح الدین ایوبی نے کیا۔ تیسرا حملہ تاتاریوں نے کیا جو خود ہی اسلام کی حقانیت کے سامنے سرنگوں ہو کر اسلام کے محافظ بن گئے۔ ان کے دور میں خلافت عثمانیہ کا جھنڈا سربلند ہوا' جبکہ برصغیر میں مغلیہ خاندان کے عظیم سلاطین نے سات پشتوں تک حکمرانی کی' ان بلند اقبال سلاطین کی شان و شکوہ کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ درباری خوشامدی ان کو یہ باور کرا رہے تھے کہ باقی دنیا تو صرف افسانہ ہے' قصے کہانیاں ہیں' آپ ہی دنیا کی واحد عظیم قوت ہیں' جس کا کوئی مدمقابل نہیں' عین اس دور میں یورپی اقوام سمندروں کا سینہ چیرتے ہوئے برصغیر کے ساحلوں پر اتر رہی تھیں۔ ان کے کارندے ان شاہی درباروں میں مختلف روپ دھار کر اور رسائی حاصل کر کے اپنی آبادکاری کی اجازت حاصل کر رہے تھے۔ سمندروں پر ان کے غلبہ کی کیفیت یہ تھی کہ اکبر اعظم کو اپنی پھوپھیوں کو حج پر بھیجنے کے لئے ان قزاقوں سے اجازت لینی پڑی۔ تب ان کے جہاز عافیت سے سمندری سفر کر سکے۔ (رود کوثر' شیخ محمد اکرام) لیکن اس کے باوجود ان چڑھتے طوفانوں سے بچاؤ کی کوئی سوچ اور اسکیم اس دور میں نہیں ملتی۔ اس غفلت عظیمہ کی سزا اس حال میں ملی کہ برصغیر دو سو سالہ غلامی کے اندھیرے میں ڈوب گیا۔ کم و بیش یہی حشر عرب اور دوسری اسلامی سلطنتوں کا ہوا۔

اس غلبہ کے دور میں یورپی اقوام کو مسلمانوں کی اقدار کو سمجھنے کا خوب موقع ملا۔ بعد ازاں ان ملکوں میں آزادی کی تحریکیں چلیں تو ان استعماری قوتوں نے پسپائی اختیار کی۔ لیکن مسلمانوں کی نفسیات کے گہرے مطالعے کے باعث امت مسلمہ کو منتشر رکھنے کے لئے انہوں نے ایسی گہری چالیں چلیں کہ آج پوری امت آزاد ہونے کے باوجود انہی کی غلامی کا طوق اپنی خوشی سے گلے میں ڈالے' ان کی رضا جو نظر آتی ہے۔ اس کا اپنا کوئی مقام نہیں ہے۔ غیر مسلم قوتیں اپنے منصوبے میں کیسے کامیاب ہیں اس کو سمجھنے کے لئے ہم ان چالوں کو سمجھنے کی کوشش کریں گے جو انہوں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے چلیں۔ کسی اجتماعیت کی قوت کا راز دو چیزوں میں پوشیدہ ہے:

(۱) مرکزیت اور اس کے ساتھ اجزائے امت کی وابستگی

(۲) نظریاتی قوت

مرکزیت کو ختم کرنے کے لئے پہلا کام جو کیا گیا وہ یہ تھا کہ ۱۹۲۴ء میں خلافت کا ادارہ' جو امت مسلمہ کی وحدت و یگانگت کی علامت تھا' اس کو توڑا گیا اور نیشنلزم کا بیج بویا گیا۔ آج پوری امت مسلمہ قومیتوں کی بنیاد پر منقسم ہے۔ پچاس سے زائد اسلامی ممالک کسی واحد نمائندہ ادارے کو دوسری دنیا کی مقابلہ میں نہیں لا سکے' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آبادی کے اعتبار سے سوا ارب اور تیل اور قیمتی معدنیات کے وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود دنیا میں کوئی وقعت نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے میں ان کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ مخالفین امت کسی ملک پر دست دراز ہوتے ہیں تو جوابی عمل اقدام تو دور کی بات ہے' بے چینی کی کوئی لہر بھی جسد امت میں نہیں دوڑتی۔ قومی نفس

پرستی نے ایک دوسرے کے دکھ درد سے بے حس کرکے رکھ دیا ہے۔ ان ممالک کے برسراقتدار طبقے اسلامی حمیت وغیرت کو بھول کر یورپی آقاؤں کی سرپرستی کے متلاشی رہتے ہیں۔

نظریاتی قوت کا تعلق دو باتوں سے ہے' ایک ناموس رسالت ﷺ اور دوسرے جہاد فی سبیل اللہ کی تعلیمات۔ ناموس رسالت مرکزیت اور اتحاد امت کا ذریعہ بھی ہے' جبکہ جہاد فی سبیل اللہ کا نعرہ امت مسلمہ کے تن مردہ میں جان ڈال دیتا ہے۔ قوت کے اس ذریعے کو کمزور کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا ڈرامہ کھڑا کیا گیا۔ یورپی استعمار کے مقاصد میں تو یہ چیز شامل تھی کہ کسی طرح نبی کریم ﷺ کی محبت لوگوں کے دلوں سے کم کرکے نئے ہندوستانی نبی (علیہ ماعلیہ) کی امت ہندو معاشرے کے ساتھ زیادہ بہتر موافقت پیدا کرلے گی۔ حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے اس سازش کو بروقت بے نقاب کردیا۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۷۴ء میں قانونی سطح پر بھی ان کو کافر قرار دلوادیا گیا' لیکن یورپی سرپرستی اور مسلمان حکمرانوں کی بزدلی کی وجہ سے اس فتنہ کا سدباب ابھی تک نہیں ہوسکا۔ مسلمانوں کی باہمی تفرقے بازی اور دینی سربلندی کے لئے متفقہ لائحہ عمل کی عدم موجودگی بھی اس فتنے کی توسیع میں معاون ثابت ہورہی ہے۔

امت مسلمہ کو برباد کرنے کے لئے تیسرا کاری وار یہود نے کیا۔ انہوں نے ایک منصوبہ کے تحت ایک سازشی تحریک کا نظام عمل (protocol) تیار کیا۔ اس میں صاف طور پر یہ کہا گیا ہے کہ "انسانی نسل کو اخلاقی اور معنوی طور پر بگاڑ کر رکھ دینا ہے' تاکہ یہود کو اپنی برتری قائم رکھنے کا آزادانہ موقع مل سکے۔" موجودہ عیسائی طاقتیں اسی سازش کا شکار ہوکر پہلے ہی اخلاقی اقدار سے عاری ہوچکی ہیں اور اب وہ بھی دوسری اقوام بالخصوص مسلمانوں کی اخلاقی تباہی کے لئے یہود کے ساتھ مل چکی ہیں۔

جس طرح فحاشی اور بے حیائی سے معاشرتی بدکاری کو فروغ حاصل ہوتا ہے اسی طرح سود کا لین دین معاشی بدکاری کو جنم دیتا ہے۔ چنانچہ اگلے وار کے طور پر صیہونی کارپردازوں نے ایشیائی ملکوں کی لوٹی ہوئی دولت سے ایسے ادارے بنائے جو ان ملکوں کو ترقیاتی منصوبوں میں تعاون کے لئے قرض دیتے تھے۔ ابتداً میں ان ملکوں کو قرضوں کی چاٹ پر لگانے کے لئے حکومتی کارندوں کو رشوتیں دی گئیں۔ اب حالت یہ ہے کہ کوئی ملک قرض کی لعنت سے بچا ہوا نہیں ہے' جبکہ قرض کی دولت پر حکمران عیش وعشرت میں پڑے رہتے ہیں اور ان کے ملکوں کی ساری پیداوار بھی سود کی اقساط ادا کرنے میں کفایت نہیں کرتی۔ ترقی پذیر ملکوں کا خون نچوڑ کر دنیا کی دولت پر یہودی قابض ہوچکے ہیں۔ ان کا معاشی اثر ورسوخ ان ملکوں میں مفاد اور بگاڑ پر مکمل طور پر دخیل ہوچکا ہے۔

کسی ملک کے حکمران' امراء اور اونچے طبقات کے لوگ اگر عیش وعشرت میں پڑجائیں تو وہ ملک کس تیزی کے ساتھ تنزل کی طرف رواں ہوجاتا ہے' اس کے لئے شاہ ولی اللہؒ نے آج سے تین سو برس قبل کس خوبی سے نشاندہی کی ہے۔ مدنیت فاسدہ کے بارے میں ان کے خیالات کا نچوڑ ملاحظہ فرمائیے۔

"ایسے ہی شہروں کی بربادی کے اسباب میں سے یہ ہے کہ بڑے بڑے لوگ ارتفاقات ضروریہ سے آگے بڑھ کر' جن پر تمام دنیا کی اقوام کا اتفاق ہوچکا ہے' عمدہ زیورات' نفیس لباس' شاندار عمارات' لذیذ طعام اور عورتوں کے حسن کے پیچھے پڑجائیں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ وہی پیشے اختیار کرلیں گے جو امراء کی خواہش پوری کرسکیں۔ مثلاً لوگ دوشیزاؤں کو ناچ گانے کی تعلیم دینے لگیں گے اور بعض انہیں بدن کی ایسی حرکات سکھانے لگیں گے جن کے دیکھنے سے دیکھنے والوں کو لذت محسوس ہو۔ بعض لوگ کپڑوں کو رنگنے اور ان پر حیوانات اور مناظر طبعی بنانے اور عجیب وغریب نقاشی کرنے میں تخصص پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ بعض لوگ سونے چاندی اور بیش قیمت جواہرات تیار کرنے کی صنعت اختیار کرلیں گے۔ بعض بلند اور شاندار مکانات' کوٹھیاں اور محلات تعمیر کرنے کا پیشہ اختیار کرلیں گے' اور بعض ان میں طرح طرح کی نقاشی میں کمال پیدا کرلیں گے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب سوسائٹی کا بیشتر حصہ ان پیشوں میں مبتلا ہوجاتا ہے اور امراء اپنا مال ودولت عیاشیوں میں صرف کرنے لگتے ہیں تو ضروری پیشوں کے لوگ جو زراعت' تجارت اور صناعت میں مصروف ہوتے ہیں' وہ تنگ حال ہوجاتے ہیں۔ سامان عیش وعشرت کثیر مال ودولت صرف کئے بغیر

حاصل نہیں ہوتا۔ اس مال خطیر کو حاصل کرنے کے لئے کاشت کاروں' تاجروں اور صنعت پیشہ لوگوں پر ٹیکس لگائے جاتے ہیں اور پہلے کے لگے ٹیکس پر اضافہ کیا جاتا ہے۔ پھر یہ ٹیکس لوگوں کو طرح طرح سے تنگ کرکے حاصل کیے جاتے ہیں۔ اگر وہ ٹیکس دینے سے انکار کرتے ہیں تو ان کے خلاف حکومتی کارروائی کی جاتی ہے اور گرفتار کرکے عذاب دیا جاتا ہے۔ اگر لوگ کفایت شعاری سے ٹیکس ادا کرتے رہیں تو ان سے ٹیکس وصول کرتے کرتے ان کو گدھوں اور بیلوں کے درجے پر پہنچادیا جاتا ہے۔ جن سے آبپاشی' فصل کاٹنے اور گاہنے کا کام لیا جاتا ہے اور جنہیں صرف اس لئے زندہ رکھا جاتا ہے کہ ان سے کام لیا جاتا رہے۔ اس تنگ حالی اور بے سروسامانی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عوام ٹیکس ادا کرنے اور اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے کمانے کے سوا اور کوئی کام کر ہی نہیں سکتے' چہ جائیکہ سعادت اخروی کے متعلق کچھ سوچ سکیں۔

حکمرانوں اور طبقہ امراء کے علاوہ ایک طبقہ باپ دادا کے نام پر وظیفہ خوری کرنے والوں کا' ایک طبقہ مدبرین مملکت اور مشیران کرام کا' ایک طبقہ چاپلوسوں اور مدح خوانوں کا' اور ایک طبقہ دعا گو نام نہاد اللہ والوں کو پیدا ہو جاتا ہے۔ ان سب کا بوجھ بھی غریب عوام کے کاندھوں پر آپڑتا ہے' جو وہ ٹیکسوں اور نذرانوں کی ادائیگی کی شکل میں اٹھاتے ہیں۔"

(افادیت ولی اللہ دہلوی' حجۃ اللہ البالغہ' ماخوذ از میثاق جون ۱۹۶۹ء)

حضرت شاہ ولی اللہ کے ان افکار کی روشنی میں غور کریں گے تو ہماری اپنی صورت حال واضح ہوکر سامنے آجائے گی۔ ہمارے حکمرانوں نے عیش و عشرت کی زندگی اختیار کی۔ مصارف کو پورا کرنے کے لئے ٹیکس لگائے گئے۔ ٹیکسوں سے پورا نہیں پڑا تو یہودی معاشی بدکاری کے چنگل میں پھنس کر سود کی دلدل میں گلے تک دھنس گئے۔ قرضوں کا بوجھ بڑھا تو اور ٹیکس لگائے گئے۔ اور جب ٹیکسوں کا بوجھ بڑھا تو عوام نے ادائیگی میں عدم تعاون کیا۔ ٹیکس کی عدم وصولی کی وجہ سے آمدن میں کمی ہوئی۔ کم آمدن کی وجہ سے قرضوں کی ادائیگی میں تاخیر ہوئی تو قرض اتارنے کے لئے مزید قرض لینا پڑا' اور یوں ان کی معاشی غلامی کے چکر میں پھنستے چلے گئے۔ لیکن یہودیوں اور عیسائیوں نے اسی پر بس نہیں کیا' بلکہ یہاں کے عوام کے اخلاق بگاڑ کے لئے دوسرا محاذ ہموار کیا۔ اس کے لئے وہ NGO's ذرائع ابلاغ اور انسانی حقوق کو بطور ڈھال استعمال کررہے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے یورپی تفریحی مقامات' وہاں کی مادر پدر آزادی کے نظارے اور اس کے مواقع' ان کی طرف راغب کرنے کے لئے اخلاق باختہ لوگوں کے انٹرویوز' ثقافتی طائفوں کے تبادلے اور اس طرح کے دوسرے مواد کا بھرپور استعمال کرکے لوگوں کے جذبات کو بھڑکایا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ بیوروکریسی اور منتخب نمائندوں کی کثیر تعداد نے اس موسم گرما کی تعطیلات یورپ میں منانے کے لئے درخواستیں دیں۔ عوام کا حال یہ ہے کہ لوگ صبح کی تلاوت اور نماز کی ادائیگی بھول چکے ہیں۔ سارا دن روزی کی تلاش میں محنت ومشقت میں گزر جاتا ہے۔ جو تھوڑا بہت وقت فارغ ملتا ہے وہ ٹی وی کی لغویات کی نذر ہو جاتا ہے۔ ان عیاشیوں میں عوام اور خواص اس طرح پڑ چکے ہیں کہ یہ چیزیں ضروریات زندگی شمار ہونے لگی ہیں۔ ان سے کنارہ کشی کا خیال بھی اب تو خیال عجیب شمار ہوتا ہے۔ کانوں میں پڑنے والی غلیظ باتیں اور نظر آنے والے غلیظ نظارے ہمارے معاشرے کے تعمیری مواد میں شامل ہورہے ہیں۔ ہمارے طرز معاشرت' لباس کی تراش خراش' عادات واطوار اور بات چیت کے ڈھنگ میں انہی کی نقالی ہے۔ مصر' ترکی' روسی آزاد شدہ مسلم ریاستوں یا مراکش اور الجزائر کے معاشروں کو دیکھیں تو عورتوں اور مردوں کے میل جول اور معاشرتی حالات کسی بھی بے دین اور غیر مسلم اقوام سے مختلف نہیں ہیں۔ دوسروں کی نقالی کرنا اور ان کی تہذیب وثقافت کو اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم ابھی ذہنی مغلوبیت سے نہیں نکلے اور ہم نے ان کی برتری تسلیم کرلی ہے۔ انسانی اعمال دل کے احساسات کے ترجمان ہوتے ہیں [illegible] تلاش اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اپنے نظریے اور عقیدے کے ساتھ وابستگی کے سوتے خشک ہورہے ہیں۔ جبکہ قرآن اور فرمودات نبویؐ واضح راہنمائی دے رہے ہیں کہ۔

(۱) یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ (القرآن)

(۲) جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔ (الحدیث)

مسلمان امت اپنے رنگ میں بالکل علیحدہ امت ہے جو اپنے الگ نظریہ اور تہذیب وثقافت کے ساتھ دنیا میں آئی ہے۔ ایک قبلہ' پردے کے احکام' پنج وقتہ نمازوں کا نظام' روزوں کا ماحول' مناسک حج' عیدین کی نماز اور پیدائش اور موت کی رسومات' یہ سب اس تہذیب وثقافت کو دنیا کی تمام تہذیبوں سے الگ نئی بنیادیں فراہم کرتے ہیں اور امت کو وہ تشخص دیتے ہیں جس کا نام صبغۃ اللہ ہے۔ لیکن ہم یہود ونصاریٰ کے چنگل میں اس طرح پھنس چکے ہیں کہ متذکرہ بالا امور میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایت کے برخلاف عمل پیرا ہیں' اس روش کو ہم نے لازمہ زندگی بنالیا ہے۔ اسلامی طرز حیات مسلمانوں کے لئے اجنبی بن کر رہ گیا ہے اور یہ فتنہ ابھی جاری وساری ہے' اس کا حل کیا ہے؟ بقول فوکویاما: یہ End of History کا دور ہے۔ تو کیا دنیا اپنے خالق کو پہچانے بغیر ختم ہو جائے گی؟ کیا نفس پرستی اور شہوت پرستی کی گمراہیوں کے ساتھ ہی اس دنیا کا انجام ہونے والا ہے؟ یا یہ Beginning of the Glorious Era of Islam ہے' جس میں دنیا اپنے خالق کو پہچان لے' معاشرہ احترام آدمیت اور ایثار نفسی کی بنیاد پر امن کا گہوارہ بن جائے۔

جہاں تک فوکویاما کی دانشوری کا تعلق ہے' صرف اس قدر قابل ستائش ہے کہ علامہ اقبال نے جو پیش گوئی ستر اسی سال قبل کی تھی۔

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

اس کا شاخسانہ ہے آج End of history کی صورت میں ہو رہا ہے۔ اس دانش کا دوسرا پہلو غیر اسلامی تہذیب وتمدن کی موت اور ان کے عروج کا زوال کی طرف اقرار ہے۔ جس طرح آج انسانی شرم وحیا اور اخلاق کا دیوالیہ نکل چکا ہے' اسی طرح فوکویاما کی سوچ اس بات کی علامت ہے کہ آج یورپ اور امریکہ' چین' روس' جاپان اور آسٹریلیا کے پاس اعلیٰ اخلاقی اقدار اور تہذیب وتمدن کے نام پر بھی دنیا کو دینے کے لئے کچھ باقی نہیں رہا۔

اس حوالے سے غور کریں تو یہ بات واضح ہوگی کہ تاریخ انسانی بالکل ایک Turning point پر پہنچ چکی ہے۔ پوری انسانیت اس وقت ایک بڑے انقلاب کو جنم دینے کے دردزہ میں مبتلا ہونے کے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اگر اس کو باقی رہنا ہے تو اس درد سے جانبر ہونے کے لئے صرف اسلام ہی اس کی رہبری کر سکتا ہے۔ صرف اسلام کی گود میں اس کو نئی زندگی مل سکتی ہے' اسلام ہی تاریخ کا دھارا موڑ سکتا ہے' اس لئے کہ صرف یہی انسان کی روحانی اور جسمانی پیاس بجھانے کا مکمل سامان رکھتا ہے اور معرکہ حق وباطل میں عملی شرکت کرنے والا زندہ الہامی ہاتھ قرآن کی صورت میں اسی کے پاس ہے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ اس کے لئے مندرجہ بالا گزارشات کو اختصار کے ساتھ ذہن میں مستحضر کر لیجئے۔ وہ یہ کہ

(۱) ماضی میں عالم اسلام پر جب عسکری حملہ ہوا تو اس کا جواب عسکری قوت سے دیا گیا۔

(۲) اسی طرح جسمانی غلامی کے دور کو آزادی کی تحریکوں نے شکست دی۔

آج جبکہ نظری وفکری الحاد پیدا کرنے کا حملہ جاری ہے اور ہمارے ذہن ان کی تہذیب وثقافت کے سامنے مرعوب ہیں' ہمیں سوچنا ہوگا کہ اس حملے کا جواب کیا ہے؟ غور کریں تو پتہ چلے گا کہ اس کے لئے امت مسلمہ ہی کا ایک حصہ میر جعفر اور میر صادق کا رول ادا کر رہا ہے۔ یہ ہمارے حکمران' وزراء اور امراء کا طبقہ ہے۔ اگرچہ تعداد کے اعتبار سے کم لیکن عوام پر ان کا تسلط ہے۔ یہ لوگ عوام کو اپنے رنگ میں رنگنے میں کامیاب ہیں۔ طاقت کے تمام وسائل اور دنیاوی رنگینیوں کے سامان ان کے پاس موجود ہیں۔ عالمی شیطانی قوتیں ان کی پشت پناہ ہیں۔ ان کے اندر سے یا ان کے ذریعے انقلاب برپا کرنا صرف ایک خواب ہے۔ اس لئے کہ ان کے لئے سامان عیش اور نقلی طرز زندگی ایسے لوازمات کی صورت اختیار کر چکے ہیں کہ اس کو ترک کرنا ممکن نہیں رہا۔ اس کا علاج کیا ہے؟ شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں:

"غرض جب ایران اور روم کی سوسائٹی اس حالت کو پہنچ گئی اور عوام کی مصیبت بڑھتے بڑھتے حد سے گزر گئی تو حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور مقرب فرشتوں نے بھی اسے ملعون قرار دیا۔ اب حکمت خداوندی کا تقاضا یہ ہوا کہ اس مرض کا واحد طریق یہ ہے کہ فاسد مادہ نکال کر کاٹ پھینکا جائے' اس مہم کو سر کرنے کے لئے اس نبی امی ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا جو کبھی ایرانیوں اور رومیوں کے ساتھ مل کر نہیں رہا تھا...... اس کی زبان سے ایران وغیرہ کی عادات' دنیا کی

زندگی میں انہماک اور اس پر اطمینان کی سخت مذمت کرائی۔ ایرانیوں کے رسم ورواج کے اصول جن پر وہ فخر کرتے تھے' حرام قرار دیا' مثلاً ریشم کے کپڑے پہننا' مکانوں کو نقاشی سے سجانا' پر تکلف کھانوں کی مجالس سجانا وغیرہ۔ نیز حکمت الٰہیہ نے فیصلہ کیا کہ اس نبی امی ﷺ کی حکومت کے ذریعے ان کے نظام فاسدہ کا خاتمہ کردیا جائے اور اس کی قیادت کے ذریعے ان کی بین الاقوامی لیڈرشپ منادی جائے۔" (افادات شاہ ولی اللہ)

قیصر و کسریٰ کے اقتدار کامت توڑنے سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ یقیناً نظریہ اور فکر کے تین سو سالہ بت توڑ چکے تھے۔ لہذا اسوہ رسول ﷺ کو سامنے رکھیں تو پہلی ضرورت ہوگی کہ ہم وطن عزیز میں اللہ کے دین کو قائم کر کے اسلامی معاشرے کا نمونہ قائم کریں۔ دوسرے مرحلے میں کفر و الحاد کی بین الاقوامی قوتوں کو چیلنج کریں۔ بین الاقوامی تصادم کے موقع پر پورے ملک کی قوت کا ساتھ ہونا لازمی ہے۔ اگر بین الاقوامی محاذ پر مصروف قوتوں اور داخلی اقتدار پر براجمان قوتوں کے درمیان ہم آہنگی نہ ہوگی تو بین الاقوامی محاذ پر حاصل ہونے والی کامیابی بھی شکست میں بدل سکتی ہے۔ اس لئے ضروری امر ہے کہ پہلے اندرون ملک اسلامی نظام قائم کیا جائے۔ پاکستانی قوم جن امراض کا شکار ہو چکی ہے اس کا علاج اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ مادہ فاسدہ کو کاٹ کر علیحدہ کر دیا جائے۔ جو قلیل تعداد طبقہ ملک کو معاشی اور معاشرتی بدکاری میں گھسیٹنے کا ذمہ دار ہے اس کو بالکلیہ بے دخل کر کے اسلامی اقتدار کو نئے سرے سے عام کیا جائے۔

سوال یہ ہے کہ یہ عظیم کام کیسے ممکن ہے؟ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام قیادتیں جو اسلام کے لئے مخلص ہیں وہ متحدہ ہوں۔ پھر ان کی اس انداز سے تربیت ہو کہ ان کو اپنے نظریہ اور اعمال سے اٹوٹ محبت ہو۔ یہ لوگ اس نظریئے اور اس پر تعمیر ہونے والے ماحول کے علاوہ کسی دوسرے ماحول کو برداشت نہ کرتے ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک منظم قیادت کے زیر سایہ ہوں جس کے حکم کی تعمیل ہو' جبکہ قیادت ایسی ہو جو قرآن و سنت کے اخلاق عالیہ کا نمونہ اور خلوص کا پیکر ہو' جس کی نظر آخرت پر ہو' دنیا پر نہ ہو۔ نیز یہ لوگ غار حرا' دار ارقم اور شعب ابی طالب کی سنت اور سفر طائف کے مراحل طے کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ جماعت ایمان کی بہت بڑی مقدار کو اپنے سینوں میں جذب کر چکی ہو۔ جب یہ لوگ اٹھیں تو شہادت حق کے عملی تقاضے پورے کرتے ہوئے نام کے مسلمانوں کو صحیح اسلامی نظام اختیار کرنے پر مجبور کردیں۔ اور جب یہاں اسلام کا نظام عدل وقسط قائم ہو جائے تو اب عالمی سطح پر طاغوت کے پجاریوں کو چیلنج کیا جائے' کیونکہ اگر دنیا کے کسی ایک خطہ میں بھی اسلامی نظام نافذ کردیا جائے تو پھر ان شیطانی قوتوں کو جن کا مقصد صرف حیات دنیا ہے' شکست دینا ذرا بھی مشکل نہیں رہے گا۔

○

گوری اقلیت نے مسلمانوں کو جذبہ حب رسول ﷺ سے عاری کرنے اور اختلاف و افتراق کی کڑی دھوپ میں کھڑا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا ڈرامہ کھڑا کیا۔ حکیم الامت علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے اس سازش کو بروقت بے نقاب کر دیا اور بالآخر ۱۹۷۴ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر علمائے اسلام نے قانونی سطح پر قادیانیوں کو کافر قرار دلوایا

اللہ کا حکم...... زکوٰۃ

اپنے زیورات کی زکوٰۃ کا حساب گھر پر ہی کروایئے

الاعظم جیولرز

دکان نمبر K-6، الاعظم اسکوائر، لیاقت آباد نمبر 10،
فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ فون : 6326903

اسلام میرا انتخاب

چھوٹی بڑی ہزاروں وجوہ ہیں جو میرے اسلام لانے کاباعث بنیں ان میں سے نمایاں ترین یہ ہیں کہ اسلام کے یوم حساب کانظریہ تھاجس نے میری روح کے تاروں کو چھیڑ دیا کہ ہر مرد اور عورت اپنے اعمال کے لئے ایک انتہائی عادل اور رحیم ذات کے سامنے جواب دہ ہے۔ دوسری یہ کہ تثلیث کی بھول بھلیاں مجھے کبھی بھی مطمئن نہ کر سکیں اور تیسری وجہ یہ کہ قرآن حکیم کاہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہوناکہ جس طرح یہ صدیوں پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مطہرہ سے انسانیت کو موصول ہواآج بھی اسی خالص حالت میں محفوظ ہے اور عربی زبان میں جو آج بھی اسی طرح زندہ اور مروج ہے جیساکہ پیغمبر اسلام کے زمانہ میں تھی' جبکہ بائبل تحریف شدہ ہے۔ میرے خیال میں موجودہ دور اسلام کی ترغیب دلانے اور اسلام کے لحاظ سے ولولہ انگیز ترین دور ہے۔نو مسلم کے ایمان افروز تاثرات.........(مدیر)

جناب طارق انیس

میں گریگ نوح (Greg Naaks) فورٹ ورتھ ٹیکساس کے ایک پروٹسٹنٹ (عیسائی) گھرانے میں پیدا ہوا اور پلا بڑھا' ایک عیسائی بچے کی حیثیت سے چرچ میرے لئے اخلاقی اقدار و رہنمائی کا ایک اہم ذریعہ تھا اور ایک کسوٹی تھی جو صحیح کو غلط سے اور اچھائی کو برائی سے الگ کر کے دکھاتی تھی۔ جس عیسائی فرقے سے میرا تعلق تھا وہ معقول حد تک آزاد خیال تھا' تاہم چرچ میری ذہنی یا سماجی سرگرمیوں کا لازمی جزو نہ تھا۔ شاید یہ اس لئے بھی میری دلچسپی کا مرکز نہ تھا کہ اس میں جو کچھ اتوار کو بتایا جاتا' اس کا باقی ہفتے' یعنی عملی روز مرہ زندگی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔

کالج جانے کا وقت آیا تو میں نے ورجینا یونیورسٹی کا انتخاب کیا' یونیورسٹی کا شعبہ تعمیرات و ڈیزائن جس میں میرا داخلہ ہوا کئی طرح کے معاشرتی علوم اور بیرونی زبانوں کے کورسز بھی کرواتے تھے' تاریخ میرے لئے ہمیشہ سے پسندیدہ موضوع رہا ہے' اس لئے اس موضوع پر کورسوں کی فہرست کا جائزہ لے کر میں نے شرق اوسط کی تاریخ پر تعارفی کورس کرنے کی ٹھانی' کالج میں داخلے کے وقت عرب اور مسلم دنیا کے بارے میں میری معلومات نہ ہونے کے برابر تھیں۔ مزید برآں یونیورسٹی اور مذکورہ علاقے کے درمیان طویل فاصلہ حائل تھا' پھر بھی مجھے خیال آیا کہ یہ کورس میرے لئے مفید ثابت ہوگا' میں نے دوران تعلیم اسکول میں فرانسیسی زبان پڑھی تھی اور اب تبدیلی کا خواہشمند تھا۔ چنانچہ میں نے عربی زبان کا کورس بھی کرنے کا فیصلہ کر لیا' یوں عربی زبان کی صورت میں ایک واضح تبدیلی میسر آگئی۔ اس طرح دن گزرنا شروع ہو گئے حتیٰ کہ شرق اوسط میں میری دلچسپی فن تعمیر سے بھی زیادہ ہو گئی اور ایک سال بعد یہ عالم ہو گیا کہ میں اپنے شعبے کو چھوڑ کر شعبہ تاریخ میں منتقل ہو گیا' جہاں پر اب میرے کورس اور تحقیق کا محور عرب دنیا بن گئی۔ بعد ازاں میں گریجویٹ اسکول چلا گیا اور شرق اوسط کے علوم میں داخلہ لے لیا جس میں شمالی افریقہ کا وسیع علاقہ بھی شامل تھا' واشنگٹن پورٹ میں میرے نیوز ایڈیٹر بننے کے بعد سے لے کر گریجویشن تک شرق اوسط کے حالات و واقعات کا مطالعہ جاری رہا۔

ان چند کورسوں اور ان کو پڑھانے والے پروفیسروں نے در حقیقت میری زندگی کا رخ ہی بدل ڈالا۔ اس پر مستزاد یہ کہ اسلامی تعلیمات کے متعلق کلاسیں پڑھنے اور مختلف کتابوں کا مطالعہ کرنے کو کہا گیا' یوں پہلے جو کچھ محض کورس کا نصاب تھا' بتدریج میری ذات کے لئے ایک اور طرح سے اہمیت اختیار کرتا چلا گیا اور جوں جوں اسلام سے متعلق میرا مطالعہ وسیع ہوتا گیا' اسی تناسب سے اسلام میرے لئے دلچسپ اور دلکش ہوتا چلا گیا۔

کوئی تین سال کے مطالعے' جستجو اور غور و خوض کے بعد میں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا' ایک دم سے نہیں بلکہ میں نے خود سے کہا کہ فیصلہ سے پہلے خوب سوچ لو کہ اسلام قبول کرنے سے مراد کیا ہے اور ساتھ ہی عقیدہ کے علاوہ اسلام کے عملی پہلوؤں پر بھی غور کر لو جس کے متعلق ابھی تک مجھے کافی علم نہیں تھا۔ مجھ پر یہ بھی واضح ہو گیا کہ کلمہ شہادت میری زندگی کا سب سے اہم ترین واقعہ ہو گا' چنانچہ میں اپنی لگن اور اہلیت کا یقین کر لینا چاہتا تھا تاکہ واقعی اس عہد کو نبھا سکوں جسے ایمان لانے کی صورت میں کرنے والا تھا۔ بالآخر ۱۹۸۹ء کے موسم گرما میں میں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ یہ سوال کہ میں مسلمان کیوں ہوا' اکثر مسلمانوں اور غیر مسلموں سے گفتگو کے دوران مجھ سے کیا جاتا ہے' یہ بات تو طے شدہ ہے کہ اس سوال کے جواب میں اسلام کی خوبیوں کی ایک مشینی انداز میں فہرست گنوانا' اسلام کی

خوبصورتی اور دلکشی گنانے کے مترادف ہے کیونکہ چھوٹی بڑی ہزاروں وجوہ ہیں جو میرے اسلام لانے کا باعث بنیں۔

تاہم تین نمایاں ترین باتیں یہ ہیں:

یہ اسلام کے یوم حساب کا نظریہ تھا جس نے میری روح کے تاروں کو چھیڑ دیا کہ ہر مرد اور عورت اپنے اعمال کے لئے ایک انتہائی عادل اور رحیم ذات کے سامنے جوابدہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا عدل جس میں رحمت کا پہلو بھی موجود ہو اس کائنات کی سب سے قیمتی شے ہے' ہمیں غلط اور صحیح میں امتیاز کر کے اس کے مطابق عمل کرنے یا نہ کرنے کا اختیار اور اہلیت دی گئی ہے' ہمارے تمام اعمال اور ارادے کسی نہ کسی مقصد کے حامل ہوتے ہیں' بے مقصد نہیں ہوتے اسلام کے مطابق ان کے اچھے یا برے نتائج کا سامنا انسان کو کرنا پڑے گا۔

میں نے اسلام اور عیسائیت کی اخلاقی اقدار میں کافی حد تک مماثلت پائی اور اسلام نے مذہب سے متعلق کئی ایک سوالوں کے تسلی بخش جواب فراہم کر دیئے جن کا جواب عیسائی کے بس کی بات نہیں تھی' مثلاً توحید باری تعالیٰ نہ کہ تثلیث کی بھول بھلیاں جو کبھی بھی اطمینان بخش طریقے سے خود کو مجھ پر واضح نہ کر سکیں' جو محض الفاظ کا گورکھ دھندہ ہیں۔

ایک اور نہایت اہم بات یہ کہ ہر مسلمان بغیر کسی پادری وغیرہ کے درمیانی سہارے کے' اللہ تک رسائی رکھتا ہے اور آخری بات قرآن حکیم کا ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہونا کہ جس طرح یہ صدیوں پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مطہرہ سے انسانیت کو موصول ہوا' آج بھی اسی خالص حالت میں محفوظ ہے اور عربی زبان میں ہے جو کہ اسی طرح زندہ اور مروج ہے جیسا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے وقتوں میں تھی۔

اس کے برعکس عیسیٰ علیہ السلام آرامی زبان میں بولتے تھے لیکن بائبل یونانی زبان میں لکھی گئی' پھر لاطینی زبان اور بعد میں انگریزی' فرانسیسی' اسپینی' جرمن اور دیگر زبان میں اس کا ترجمہ ہوا مگر اس کی اپنی زبان محفوظ نہیں ہے جو کہ قرآن کے مقابلے میں پیش کی جاسکے۔ دو مختلف زبانیں جاننے والا شخص جس نے کبھی ایک سے دوسری زبان میں ترجمہ کیا ہو جانتا ہے کہ اس ترجمے کے دوران میں کچھ نہ کچھ ضرور ترجمہ ہونے سے رہ جاتا ہے مزید برآں جملوں کی معنوں میں ترجمہ شدہ بائبل کے کسی اقتباس کا حوالہ دے کر قطعیت کے ساتھ کہا جائے کہ یہ عیسیٰ یا ابراہیم علیہم السلام کے الفاظ یا تعلیمات ہیں؟ اس کے برعکس مسلمان اپنے اللہ کے فرامین تک براہ راست رسائی رکھتے ہیں اور اس طرح اپنے خالق کی منشا کی خالص ترین شکل میں پیروی کر سکتے ہیں۔

بات صرف اتنی نہ تھی کہ مجھے مذہب کی اہمیت کا احساس ہو گیا تھا اور اسلام مسلمانوں' جن سے متعلق پہلے کچھ علم نہ تھا معلومات حاصل ہو گئی تھیں بلکہ اہم بات یہ تھی کہ انسانی زندگی کی اہم ترین ضرورت' جسے ایمان کہتے ہیں' سے میرا اولین تعارف اب ہوا تھا۔ میں نے مزید کرید اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کی لکھی ہوئی کتب زیر مطالعہ آئیں۔ الغرض میں نے اس تناظر میں جتنا ممکن تھا کوشش کی۔ اس سلسلے میں کیمپس میں موجود مسلمان طالب علموں سے بھی جا جا کر ملا۔ مگر جس چیز نے واقعی میری توجہ کو گرفت میں لیا وہ چند لکھنے والوں کی تحریریں تھیں جن میں خاص طور پر چارلس لیگائے لنفز کی معرکۃ الآرا تحریر "اسلام اور تقدیر انسانی" فضل الرحمٰن کی ایمان سے متعلق تجزیاتی تحریر جو "اسلام" کے سادہ سے نام سے طبع ہوئی غیر مسلموں میں سے مدشل ہو جس کی تین جلدوں پر مشتمل شامل ہیں۔ میں بعض اوقات آج بھی اپنے آپ کو کتابی مسلمان کہتا ہوں' کیونکہ میں نے جستجو کے ذریعے سے جانا کہ اسلام وہ دین ہے جس میں ایسی اخلاقی تعلیمات کا پرچار ہے جو ان تعلیمات کے قریب تر ہیں جو مجھے میرے والدین نے دیں یعنی اللہ پر ایمان' تکریم انسانیت' صداقت' حسن خلق' نمکساری اور خودداری وغیرہ لیکن جو چیز اسلام کو ایک آفاقی مذہب بناتی ہے وہ اس کا واضح اور بھرپور نظام حیات ہے جس میں تمام اعلیٰ اقدار آپس میں گندھی ہوئی اور مربوط ہیں۔ بظاہر اسلامی تعلیمات سادہ اور آسان مگر درحقیقت نہایت پرمغز اور ارفع درجے کی ہیں "لاالٰہ الااللہ" یوں تو چند الفاظ ہیں جو زبان سے تین سیکنڈ میں ادا ہو جاتے ہیں مگر ایک انسان اس کی حقیقت کو پانے میں زندگی کھپا سکتا ہے۔

جب سے میں مسلمان ہوا ہوں' میرے علم میں وسعت آئی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ایمان کس چیز کا نام ہے حالانکہ میں ابھی اسلام کی ہمہ گیر تعلیمات کا محض اجمالی مطالعہ کر سکا ہوں۔ نیز میں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی مسلم امہ کے ہمہ جہتی پہلوؤں اور مسلمانوں کے مختلف نظریات و آراء سے بھی متاثر ہوا ہوں جو متنوع کے جغرافیائی' نسلی اور لسانی پس منظر رکھنے کے باوجود ایک امت ہیں۔ یہ وسعت اور ہمہ گیری اس تصور کے برعکس ہے جو اسلام لانے سے پہلے میں رکھتا تھا اور اسلام کو محض چند رسوں تک ہی محدود خیال کرتا تھا۔ اب معاملہ قطعاً مختلف ہے اور میں اس قابل ہوں کہ اسلام کی ہمہ گیری کا ادراک کر سکوں' ایک ایسے دین کا جو تمام وقتوں کے تمام لوگوں کے لئے ہے اور میری طرح اسلام لانے والوں (جنہوں نے اسلام کا انتخاب ترجیحاً کیا ہے) کے خیال میں موجودہ دور اسلام کی ترغیب دلانے اور اسلام کے لحاظ سے ولولہ انگیز ترین ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ

شبِ قدر کیا ہے؟

مولانا ابو جندل قاسمی صاحب
دارالعلوم ٹانڈہ رامپور

رمضان المبارک میں ایک رات "شب قدر" ہے جو بہت سی برکت اور خیر کی رات ہے کلام اللہ میں اس کو ہزار مہینوں سے افضل بتلایا گیا ہے' ہزار مہینوں کے تراسی (۸۳) برس چار ماہ ہوتے ہیں جس کو اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے گویا اس نے تراسی (۸۳) سال چار ماہ سے بھی زیادہ زمانہ عبادت میں گزار دیا۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ لیلتہ القدر امت محمدیہ کو عطا فرمائی گئی ہے تاکہ اس امت کے لوگ اپنی چھوٹی عمروں کے باوجود زیادہ ثواب حاصل کر لیں۔ علامہ سیوطیؒ نے اپنی تفسیر "درمنثور" میں نقل کیا ہے کہ شب قدر حق تعالیٰ نے میری امت کو مرحمت فرمائی ہے جو پہلی امتوں کو نہیں ملی۔

(درمنثور۔ فضائل رمضان ص ۳۴)

اس مبارک عطیہ کا سبب:۔ امام مالکؒ نے موطا میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی امتوں کی عمریں دکھلائی گئیں' آپ نے دیکھا کہ ان کی عمریں بہت لمبی ہوئی ہیں اور آپ ﷺ کی امت کی عمریں بہت تھوڑی ہیں (کہ اگر وہ نیک اعمال میں ان کی برابری بھی کرنا چاہیں تو ممکن نہیں اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج ہوا) تو آپ کو شب قدر عطاء کی گئی۔

(موطا امام مالک ص ۹۹' الترغیب والترھیب ۲ ص ۱۰۲)

لیلتہ القدر کی تعیین:۔ اتنی بات تو قرآن اور احادیث طیبہ کی تصریحات سے ثابت ہے کہ شب قدر ماہ رمضان المبارک میں آتی ہے لیکن تاریخ کے تعیین میں علمائے کرام کے متعدد اقوال ہیں جو چالیس تک پہنچتے ہیں مگر تفسیر مظہری میں ہے کہ ان سب اقوال میں صحیح یہ ہے کہ "لیلتہ القدر" رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور آخری عشرہ کی کوئی خاص تاریخ متعین نہیں بلکہ ان میں سے کسی بھی رات میں ہو سکتی ہے اور وہ ہر رمضان میں بدلتی بھی رہتی ہے اور ان دس راتوں میں سے بھی خاص طور پر طاق راتوں میں یعنی ۲۱' ۲۳' ۲۵' ۲۷' ۲۹' میں احادیث صحیحہ کی رو سے زیادہ احتمال ہے۔ اس قول کے اعتبار سے وہ تمام احادیث جمع ہو جاتی ہیں جو تعیین "شب قدر" کے متعلق آئی ہیں۔ (معارف القرآن' روح المعانی ص ۲۲۰ ج ۱۵)

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(تحروالیلته القدر فی العشر الاواخر من رمضان۔)(بخاری ص ۲۷۱ ج ۱)

شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

نیز حضرت عائشہؓ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

تحروالیلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (بخاری ص ۲۷۰ ج ۱)

شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

اسی طرح کی حدیثیں حضرت عمرؓ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ وغیرہ حضرات سے بھی مروی ہیں۔

نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری عشرہ میں اعتکاف فرمانا اور مستعدی سے اس میں عبادت کرنا اور اپنے اہل بیت کو بھی اہتمام سے اس عشرہ میں جگانا اور امت کو بھی اس عشرہ کے اعتکاف کا حکم دینا وغیرہ بھی اشارہ کرتا ہے کہ شب قدر آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔

لیلۃ القدر کی عبادات اور مخصوص دعاء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا مانگوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بتلائی:

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی

(رواہ احمد والترمذی مشکوٰۃ ص ۱۸۲ ج ۱)

"اے اللہ بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما۔"

۱۔ گناہوں سے مغفرت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من قام لیلته القدر ایمانا و احتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه

(بخاری ص ۲۷۰ ج ۱' مسلم ص ۲۵۹ ج ۱)

"جو شخص لیلتہ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

۲۔ دعاءِ رحمت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اذا کان لیلة القدر نزل جبرئیل علیه السلام فی کبکبة من الملئکة یصلون علی کل عبد قائم اوقاعد یذکر الله عزوجل (رواہ البیہقی مشکوٰۃ ص ۱۸۲ ج ۱)

"جب شب قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ

باقی صفحہ ۲۶ پر

محمد طاہر رزاق

میں انصاف مانگتا ہوں

صفحہ ہستی پہ بسنے والے انسانو!
انسانی حقوق کے علمبردارو!
عالمی عدالت کے منصفو!
روشن خیال دانشورو!
ظلم کے خلاف جہاد کرنے والے ادیبو!
سچ کا درس دینے والے شاعرو!
مظلوم کے حق میں صدا بلند کرنے والے وکیلو!
امن کے پیامبرو!

☆ میری داستان غم سنو! .... میری آنسوؤں بھری کہانی سنو۔
☆ میں ایک مسلمان ہوں۔
☆ میں اللہ کو اپنا رب مانتا ہوں۔
☆ میں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنا نبی مانتا ہوں۔
☆ میں قرآن کو اپنی کتاب مانتا ہوں۔
☆ میں خانہ کعبہ کو اپنا قبلہ مانتا ہوں۔
☆ میں اپنے نبی ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کو قرآن پاک مانتا ہوں۔
☆ میں اپنے نبی ﷺ کی باتوں کو احادیث مانتا ہوں۔
☆ میں اپنے نبی ﷺ کے ساتھیوں کو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مانتا ہوں
☆ میں اپنے نبی ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو "سیدۃ النساء" مانتا ہوں۔
☆ میں اپنے نبی ﷺ کے گھر والوں کو اہل بیتؓ مانتا ہوں۔
☆ میں کلمہ طیبہ "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کو اپنا کلمہ مانتا ہوں۔
☆ میں مکہ مکرمہ کے حج کو حج مانتا ہوں۔
☆ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلا خلیفہ راشد مانتا ہوں۔
☆ میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوسرا خلیفہ راشد مانتا ہوں۔
☆ میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیسرا خلیفہ راشد مانتا ہوں۔
☆ میں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چوتھا خلیفہ راشد مانتا ہوں۔
☆ میں اپنے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مانتا ہوں۔

اہل دنیا یہ میرے مذہبی عقائد ہیں...... اور تم ان عقائد سے بخوبی آشنا ہو...... لیکن ...... اے اہل دنیا...... ہندوستان کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں قادیان سے ایک شخص مرزا قادیانی اٹھا...... اس نے پوری دنیا کو مخاطب کر کے اعلان کیا۔

O میں "محمد رسول اللہ" ہوں۔
O مجھے اللہ نے دنیا میں دوبارہ انسانیت کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔
O میں صورت کے اعتبار سے بھی وہی محمد ﷺ ہوں۔
O میں سیرت کے اعتبار سے بھی وہی محمد ﷺ ہوں۔
O میں نام کے اعتبار سے بھی وہی محمد ﷺ ہوں۔
O میں کام کے اعتبار سے بھی وہی محمد ﷺ ہوں۔
O جو مجھ میں اور محمد ﷺ میں تفریق کرے وہ پکا کافر ہے۔
O جب کلمہ طیبہ "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھو تو محمدؐ سے مراد مجھے لو۔

اس نے کہا۔

O قرآن مجھ پر دوبارہ نازل ہوا ہے۔
O میری باتیں قرآن کی وحی ہیں۔
O میری گفتگو احادیث رسول ہیں۔
O میرا شہر "قادیان" مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرح ہے۔
O میری بیوی "ام المومنین" ہے۔
O میری بیٹی "سیدۃ النساء" ہے۔
O میرا خاندان "اہل بیت" ہے۔
O میرے ساتھی "اصحاب رسول" ہیں۔
O جو مجھے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے اور دائرہ

اسلام سے خارج ہے۔

اہل دنیا! قادیانی عقائد کے مطابق:

O حکیم نورالدین...... سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی طرح ہے۔

O مرزا بشیر الدین...... سیدنا عمر فاروقؓ کی طرح ہے۔

O مرزا ناصر...... سیدنا عثمان غنیؓ کی طرح ہے۔

O مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو گیا ہے۔ اب جو بھی فیض حاصل کرنا چاہتا ہے' وہ قادیان سے حاصل کرے۔

خدا کی دھرتی پر رہنے والے باشعور انسانو! کیا تم نے خدا کی دھرتی پر اس سے بڑا ظلم اور فراڈ دیکھا ہے؟

کیا تم نے قادیانیوں سے بڑا قبضہ گروپ دیکھا ہے؟

کیا تم نے اس سے بڑھ کر بھی انسانی حقوق کی پامالی دیکھی ہے؟

کیا تم نے اس سے بڑھ کر بھی سرور کائنات جناب محمد عربی ﷺ اور ان کے دین مبین کی توہین دیکھی ہے؟

دنیا کی سپر پاور "امریکہ" کے صدر جناب کلنٹن صاحب! فرض کریں آپ اپنے وہائٹ ہاؤس (صدارتی محل) میں داخل ہوتے ہیں...... وہاں آپ اندر ایک شخص کو کھڑا پاتے ہیں...... وہ رعب و تمکنت سے آپ کو کہتا ہے:

"میں کلنٹن ہوں۔ یہ وہائٹ ہاؤس میرا ہے۔"

پھر وہ اپنے ساتھ کھڑی ایک عورت کی طرف اشارہ کر کے آپ سے کہتا ہے:

"یہ ہیلری کلنٹن ہے' یہ میری بیوی ہے۔"

پھر وہ اپنے ساتھ کھڑی ایک لڑکی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے:

"یہ چیلسی کلنٹن ہے' یہ میری بیٹی ہے۔"

پھر وہ آپ کی قیمتی ترین گاڑی کی طرف انگلی اٹھا کر کہتا ہے:

"یہ میری گاڑی ہے۔ یہ بڑی نفیس اور قیمتی گاڑی ہے کیونکہ میں امریکہ کا صدر ہوں۔"

"یہ میری تعلیمی اسناد اور ڈگریاں ہیں' جنہیں میں نے رات دن کی محنت شاقہ کے بعد حاصل کیا ہے۔"

پھر وہ آپ کو آپ کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے کاغذات دکھاتے ہوئے کہتا ہے:

"یہ میری جائیداد کے کاغذات ہیں اور دیکھئے میں کتنا امیر آدمی ہوں۔"

پھر وہ آپ کو آپ کے بینک اکاؤنٹس کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتا ہے:

"یہ دیکھئے' یہ میرا بینک اکاؤنٹ ہے اور اسے میں نے بڑی جدوجہد سے کمایا ہے۔"

پھر وہ آپ کو وہائٹ ہاؤس کی سیکورٹی اسٹاف دکھاتے ہوئے کہتا ہے:

"یہ میرا سیکورٹی اسٹاف ہے جو ہر وقت میری حفاظت کے لئے مستعد رہتا ہے۔"

پھر وہ آپ کو انتہائی غصہ میں جھڑکتے ہوئے کہتا ہے:

"میں کلنٹن تمہیں حکم دیتا ہوں یعنی صدارتی آرڈر جاری کرتا ہوں کہ تم ابھی وہائٹ ہاؤس اور امریکہ سے نکل جاؤ۔ کیونکہ تمہارا امریکہ سے کوئی تعلق نہیں۔"

جناب کلنٹن! کیا یہ ہولناک صورت حال دیکھ کر آپ کے پاؤں تلے سے زمین نہیں نکل جائے گی؟

کیا آپ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا نہیں چھا جائے گا؟

فرط غم سے کیا آپ کی آنکھوں سے آنسو نہیں نکل آئیں گے؟

اس ظلم پر کیا آپ بے اختیار چیخ نہیں اٹھیں گے؟

مسٹر کلنٹن! قادیانیوں کے ایسے ہی ظلم کے خلاف ہم ایک صدی سے رو رہے ہیں۔

O ہمارے آنسوؤں سے ہمارے دامن تر ہو چکے ہیں۔

O آپ نے کبھی ہمارے آنسو نہیں پونچھے۔

O ہمارے رخساروں پر بہتی آنسوؤں کی نالیوں پر کبھی آپ کی نظر نہیں پڑی۔

O ہم ایک صدی سے چیخ رہے ہیں۔

O چیخ چیخ کر ہمارا گلا چھل چکا ہے۔

O لیکن آپ کے نرم نرم کانوں پر کبھی ہماری چیخوں نے اثر نہیں کیا۔

O مسٹر کلنٹن ہم آپ کے ضمیر سے انصاف مانگتے ہیں۔

O آپ کے ضمیر کے دروازے پر دستک دیتے ہیں۔

O لیکن ہر دستک کے جواب میں آپ کا ضمیر کہتا ہے۔

شریک جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے
ہمیں خبر ہے لٹیروں کی ہر ٹھکانے کی

وداع ماہِ صیام

لطف و احسان خدا کی ابتدا ماہ صیام ۔۔۔ رحمت و انعام حق کی انتہا ماہ صیام

وہ عزیز از جان مہمان خدا ماہ صیام ۔۔۔ چھوڑ کر گریاں ہمیں چلتا بنا ماہ صیام

بارشیں برسا کے لطف و مغفرت کی رات دن ۔۔۔ اگلے سال آنے کا وعدہ کر گیا ماہ صیام

امت عاصی کی دوزخ سے رہائی کے لئے ۔۔۔ لے کے آیا تھا نوید جاں فزا ماہ صیام

خیر کی اجرت زیادہ کر گیا صد ہا گنا ۔۔۔ مومنوں کا کر گیا کتنا بھلا ماہ صیام

بادۂ غزواں سے سرشار کر جانے کے بعد ۔۔۔ داغ فرقت دے گیا وا حسرتا ماہ صیام

اب تلاش لیلۃ القدر و قیام شب کہاں ۔۔۔ نعمتیں سب ساتھ اپنے لے گیا ماہ صیام

جو بھی سرگرم تنافس اس مہینے میں رہا ۔۔۔ دے گیا فردوس کا ویزا اسے ماہ صیام

لطف شب بیداری و لذات افطار و سحر ۔۔۔ کیسی کیسی لذتیں دے کر گیا ماہ صیام

باتوں ہی باتوں میں سرور ہائے تو نے کھو دیا
رحمت یزداں کا گنج بے بہا ماہ صیام

سرور میواتی

اخبارِ ختمِ نبوت

قادیانی مسلمانوں کی نئی نسل کو گمراہ کر رہے ہیں، انڈونیشیا میں مشرقی تیمور کے بعد ایک اور عیسائی صوبہ بنایا جارہا ہے

مسلمانوں کو رفاعی امداد کی آڑ میں مرتد بنایا جارہا ہے، چیچن مسلمانوں کی تباہی پر مسلم حکمرانوں کو احتجاج کرنا چاہیئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے انٹرنیٹ ویب سائٹ پر مختلف زبانوں میں معلومات اور مضامین دستیاب ہیں

علمأ کرام نے مدارس قائم کر کے نئی نسل کو گمراہی سے بچایا، مسلمان اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کریں

یہودیوں، عیسائیوں اور قادیانیوں کا مقابلہ نہ کیا تو بروزِ قیامت ہم مجرم کی حیثیت سے پیش ہونگے

(رپورٹ: محمد اشرف کھوکھر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے اس سال نصف شعبان سے کیم رمضان تک برطانیہ کے مختلف شہروں کا تبلیغی دورہ فرمایا۔ حضرت کے رفقا سفر صاحبزادہ محترم حضرت مولانا محمد طیب لدھیانوی، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب اور حضرت مولانا سید حماد اللہ شاہ تھے۔ اس قافلہ کا استقبال لندن کے ہیتھرو ائیرپورٹ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے امیر حضرت مولانا منظور احمد الحسینی، مفتی سہیل احمد، ملا قریشی، عبدالقدیر، نعمان مصطفیٰ، محمد ذاکر نے کیا۔

اس سفر میں حضرت اقدس نے لندن، شیفیلڈ، راڈھرم، گلاسگو، پریسٹن، راچڈیل، بلیک برن، برنلے، کارڈیف، لیسٹر، باٹلی اور دیگر شہروں کا دورہ کیا اور مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نئی نسل کے دین کی بقا عقیدہ کی پختگی اور سنتِ نبویؐ پر عمل کرنے میں مضمر ہے، عقیدہ پختہ نہ ہونے کی وجہ سے عیسائی، قادیانی اور یہودی مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی نسل کو عقیدہ ختم نبوت کی خصوصیت کے ساتھ تعلیم دیں۔

رمضان کے حوالے سے حضرت نے فرمایا کہ رمضان کو اللہ نے اپنا مہینہ قرار دیا ہے اور اس مہینہ کی عبادات کے ثواب کا تعین اللہ تعالیٰ خود کرتا ہے۔ اس مہینہ کو صبر کا مہینہ بھی کہا گیا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ انہوں نے کہا کہ علمأ کرام نے مدارس اور مکاتب قرآن کا سلسلہ شروع کر کے نئی نسل کو گمراہی سے بچانے میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ حضرت نے علمأ اور دانشوروں پر زور دیا کہ وہ دین کے تحفظ کے لئے اپنا کردار مزید تندہی سے ادا کریں۔

اس وقت دنیائے کفر مسلمانوں اور اسلام کو مٹانے کے لئے اپنی پوری قوت صرف کر رہی ہے۔ کوسووہ، چیچنیا، سوڈان اور افغانستان اس کی واضح مثالیں ہیں۔ روس جس طرح چیچن مسلمانوں کی تباہی کے درپے ہے اور مسلسل بمباری کے ذریعہ ان کی نسل کشی کر رہا ہے اس پر مسلمان حکمرانوں اور اقوام متحدہ کی خاموشی ناقابل معافی جرم ہے۔ چیچنیا کے عوام مسلمان حکمرانوں سے مایوس ہو کر پوپ جان پال اور امریکہ سے امداد و تعاون مانگنے پر مجبور ہیں۔ اگر مسلمان حکمران روس پر دباؤ ڈالیں اور اس کی ہٹ دھرمی کے خلاف اعلانِ جہاد کریں تو وہ مجبور ہو کر چیچنیا کے مسلمانوں پر ظلم و ستم بند کر دے گا۔ مسلم امہ کو بھرپور انداز میں احتجاج کر کے روس کو اس نسل کشی سے روکنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی تیمور کے بعد اب انڈونیشیا کے دوسرے صوبوں کو عیسائی صوبہ بنایا جارہا ہے۔

پوپ جان پال دوم ہندوستان کے دورہ کے بعد فخریہ اعلان کر رہا ہے کہ ایشیا میں اگلی صدی کا سب سے بڑا مذہب عیسائیت ہوگا۔ دوسری طرف قادیانی گروہ پسماندہ اور غریب ممالک میں امداد و تعاون کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ قادیانیوں کا سربراہ کٹر مذہبی مسلمانوں کو قادیانی بنانے کا اعلان ببانگ دہل کر رہا ہے۔ آج ان ممالک میں جہاں مسلمان مخلوط معاشرہ کی وجہ سے اپنی تہذیب و تمدن سے دور ہو رہے ہیں وہاں پر اس بات کی زیادہ ضرورت ہے کہ مسلمان اپنا تشخص اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔

وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ مسلمان اسلامی نظام کو نافذ کرانے کے لئے جدوجہد کریں کیونکہ اسلامی قوانین نہ ہونے کی وجہ سے وہ اللہ کی امداد سے محروم ہیں۔ نئی نسل کے ایمان کو بچانے کی ذمہ داری اس وقت علمأ اور مقتدر شخصیات کے کاندھوں پر ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ انڈونیشیا، ملائیشیا، بنگلہ

ڈیش، ہندوستان اور افریقی ممالک میں قادیانیت کو اسلام کے نام پر پیش کیا جارہا ہے اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کو ان کے دین سے ہٹانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ خود برطانیہ میں قادیانی بھیس بدل کر مسلمانوں کے دلوں میں دین سے متعلق شبہات پیدا کررہے ہیں۔ اگر ہم نے اس صورتحال کا مقابلہ نہ کیا تو بروز قیامت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجرم کی حیثیت سے پیش ہوں گے۔

حضرت نے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے چار زبانوں میں اپنی ویب سائٹ بنائی ہے جس سے ہر مسلمان استفادہ کرسکتا ہے۔ نیز اردو، انگریزی، عربی، فرانسیسی زبانوں میں لٹریچر بھی شائع کیا گیا ہے۔

حضرت اقدس اپنا دورہ مکمل کرکے اپنے رفقاء کے ساتھ یکم رمضان کو عمرہ کی ادائیگی کے لئے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔

قادیانیت کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا

بھکر (نمائندہ خصوصی) قادیانیت اسلام اور پاکستان دشمن ہے' اس کا مذہب سے کوئی واسطہ نہیں' یہ ایک سازشی ٹولہ ہے۔ جو تمام دنیا کے کافروں کے لئے جاسوسی کرتا ہے۔ آج تک ہمارے ملک میں دہشت گردی رہے وہ قادیانیت نے کلیدی آسامیوں پر فائز رہ کر پیدا کردی ہے۔ ان خیالات کا اظہار نوجوان محمد ندیم چوہان نے کیا کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے یہ عہد کیا ہے کہ قانون کی تعلیم سے فارغ ہوتے ہی ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ہر مقدمہ کی پیروی کریں گے۔ میں اپنی اس یقین دہانی کے لئے آپ کی خدمت میں از خود حاضر ہوا ہوں۔ ہم ہر حال میں اکابرین ختم نبوت کے ساتھ ہیں بلکہ ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شکر گزار ہیں کہ وہ ہمارے ایمانوں اور ہمارے ملک کی سالمیت کے لئے بے لوث خدمت کررہے ہیں۔

عید کی برکات

رمضان کی برکتوں کا کیا کہنا اور پھر آخرہ عشرہ کی راتوں کی قدر و قیمت کا تو کوئی حساب ہی نہیں لیکن انہیں رحمتوں کی وسعت بے کراں ملاحظہ ہو کہ عید کی رات کا شمار اجر و برکت کے لحاظ سے انہیں رمضان کی راتوں میں ہے جو اس رات کو جاگا اس نے گویا اخیر رمضان ہی کی ایک اور رات کو پایا' اور پھر یہ ارشاد بھی ایک سچے کی زبان سے ہو چکا ہے کہ عید کو تڑکے ہی سے فرشتے یہ صدا دینے لگتے ہیں کہ لوگو! نماز کو چلو اور عبادت کو آمادہ ہو' فرشتوں کی آواز بھلا ہمارے یہ مادی کان کیا سن سکتے ہیں' لیکن دل کے کان ہوں نہ ہو اس آواز غیبی سے کچھ ربط ضرور رکھتے ہیں' جب ہی تو مشاہدہ ہے کہ نمازیوں کے پرے کے پرے عیدگاہ اور مسجدوں کو روانہ ہو رہے ہیں' جنہیں سال بھر بھی دو گھڑیں زمین پر لگانا نصیب نہیں ہوتیں وہ آج بھی خوشی خوشی دوگانہ پڑھنے آرہے ہیں' اور بڑے بڑے نمبری بے غسلے آج بغیر کسی کے ٹھیلے اور ڈھکیلے خود ہی نہانے دھونے میں لگے ہیں۔

عید کا صدقہ کس مقدار میں ہو' یہ تفصیل کسی فقہ کی کتاب میں دیکھ لیجئے یا کسی پڑھے لکھے سے پوچھ لیجئے' بہر حال تاکید اس کی آئی ہے کہ اسے نماز سے قبل ہی ادا کردیا جائے' نہ ادا ہو تو خود رمضان کے روزوں کی مقبولیت ہی کے ادھڑ میں پڑے رہ جانے کا خطرہ ہے۔ خالق تنہا اپنی عبادت سے راضی ہی کب ہوتا ہے جب تک مخلوق کے بھی حق ادا نہ کرلیے جائیں۔

عید کا دن احتساب کا دن ہے مہینہ بھر کے حساب کتاب کا دن ہے خوش نصیب ہے وہ جس کا کھاتا آج نیکیوں اور طاعتوں سے لبریز نظر آئے۔ بس زبانوں پر حمد کے زمزمے اور ہونٹوں پر توحید کے نغمے! جی ہاں! اللہ کے ان بندوں کی شریعت کے مزاج ہی میں بانکپن ہی کچھ ایسا ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

مولانا عبدالماجد دریابادی رحمتہ اللہ علیہ

(از: نشریات ماجدی۔ دوم ص ۳۰)

قطعہ

خود کاشتہ پودا تھا فرنگی کا وہ کمیں
گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا تھا بار بار
کذاب بڑا اس سے زمانے میں کوئی نہیں
نقاب قصر ختم نبوت کا تھا لعیں

(عبدالحلیم احقر اچھڑیاں مانسہرہ)

عقیدہ ختم نبوت کے بغیر اسلام کا تصور نا ممکن ہے۔ قرآن و سنت میں اس عقیدہ کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ نا قابل معافی سنگین ترین جرم بنتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز گورنمنٹ کے سیاسی مفادات کے تحفظ کی خاطر نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیت کے خاتمہ تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ بیسویں (۲۰) صدی انشاء اللہ غلبہ اسلام کی صدی ثابت ہو گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن برطانیہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر اجتماعات سے مجلس کے رہنماؤں اور علماء کرام کا خطاب۔

لندن (رپورٹ قاری احمد عثمان جالندھری) تفصیلات کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے زیر اہتمام لندن' مانچسٹر' برمنگھم' گلاسگو' بریڈفورڈ' کارڈف' ڈربی' گرین ٹاؤن' برسٹل' برلے' بلیک برن' ڈک بار' لیسٹر' کرولی' ڈنبرا' ویکفیلڈ' نوٹنگھم' شیفیلڈ' لیڈز' اسکاٹ لینڈ' بولٹن' پٹیربرا' ہڈرسفیلڈ' ہیزلکٹن' سوٹن' سوانزی' ٹونٹنگ' رائسٹ' باتھ گیٹ' سویڈن' اسٹالین' ڈیوزبھری' اسٹوک ان ٹرنٹ' راٹ لسل' ککٹسٹن' ختم نبوت سینٹر اسٹاک ویل گرین اور برطانیہ کے دیگر متعدد مقامات پر۔ مسلمانوں کے مذہبی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا نذیر احمد تونسوی' قاری احمد عثمان جالندھری' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا عزیز الرحمٰن خان' جناب طٰہٰ قریشی' قاری محمد ہاشم خان' مولانا حافظ اکرام الحق ربانی' مولانا عزیز الحق' مولانا شمس الحق مشتاق' مولانا عبدالعزیز خان لاشاری' مولانا اسعد شاہ' قاری شبیر احمد' مولانا محمد ہارون اور مولانا انوار الحق نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ہر مسلمان کے ایمان کی روح اور دین اسلام کی بنیاد ہے۔ اس عقیدہ کے بغیر دین اسلام کا تصور ادھورا ہے۔ اسی لیے قرآن وسنت میں اس عقیدہ کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور سینکڑوں مقامات پر اس عقیدہ کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کر کے ہر قسم کے شبہات کا رد کیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے بڑے اہتمام کے ساتھ جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے ماننے والے منکرین ختم نبوت کے خلاف اعلان جہاد فرما کر بڑی سختی کے ساتھ انکار ختم نبوت کے تمام فتنوں کو پیوند خاک کیا اور اس سلسلہ میں کسی بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں فرمایا۔ چنانچہ مسیلمہ کذاب اور اس کے ہزاروں پیروکاروں کو جہنم رسید کیا۔

انہوں نے کہا کہ صدیق اکبرؓ کے اس عمل سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ یہ بات بھی عیاں ہو گئی کہ انکار ختم نبوت قرآن وسنت کی روشنی میں ایسا سنگین جرم بنتا ہے کہ اس کا مرتکب اس دھرتی پر زندہ رہنے کے قابل نہیں ہے۔

کیونکہ ختم نبوت کا انکار' پورے دین اسلام کے انکار کے مترادف ہے' اس لیے منکر ختم نبوت کی کسی چیز کا اعتبار باقی نہیں رہتا۔ انہوں نے کہا تاریخ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ اہل اسلام نے منکر ختم نبوت کے ساتھ کسی دور میں کوئی رعایت روا نہیں رکھی۔ کیونکہ یہ جرم دین اسلام سے بغاوت اور ملت اسلامیہ سے غداری کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر میں انگریز ایک مکاری کے ساتھ داخل ہوئے اور بڑی ہوشیاری کے ساتھ ہندوستان کا اقتدار اپنے ہاتھ میں لے کر اسے طول دینے اور سیاسی طور پر اسے استحکام بخشنے کے منصوبے سوچنے لگے۔ ہندوستان میں انگریز' مسلمانوں کی طرف سے سب سے زیادہ جس چیز سے خوف زدہ تھا وہ مسلمانوں کا جذبہ جہاد تھا اور جہاد کا نام سنتے ہی انگریز کی نیندیں حرام ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ انگریز سامراج نے مسلمانوں کے اس جذبہ کو ٹھنڈا کرنے اور ہندوستان میں اپنے اقتدار کو دوام بخشنے اور مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی غرض سے ملک وملت کے غدار' ننگ انسانیت مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت ورسالت کا دعویٰ کرا کر عقیدہ ختم نبوت پر شب خون مارنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علماء امت نے اس فتنہ کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے انگریز کی اس خطرناک سازش کو بے نقاب کر کے وحدت ملی کا تحفظ کیا اور بروقت اس گمراہ فتنہ کے خلاف آواز حق بلند کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو اس فتنہ کے گمراہ کن اثرات سے بچانے کی بھرپور کوشش کی۔ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ نے خصوصی توجہ فرما کر اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے منظم طریقے سے کام شروع کروایا اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا لقب

دے کر دیگر علماء کرام کو ان کے ہاتھ پر بیعت کرا کے اس گمراہ فتنہ کی سرکوبی کے لئے ان کا ساتھ دینے کا حکم فرمایا اور امیر شریعتؒ نے اپنے رفقاء کار' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا داؤد غزنوی' مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی' چوہدری افضل حق' ماسٹر تاج الدین انصاری' فاتح قادیان مولانا محمد حیات رحمہم اللہ سمیت سینکڑوں علماء کرام اور رہنماؤں نے اس فتنہ کے خلاف آواز حق بلند کرنے اور اس فتنہ کے گمراہ کن اثرات سے سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان بچانے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کردی تھیں۔ اور اس جرم بے گناہی کی پاداش میں انہیں کئی کئی سال تک جیلوں میں بند رہنا پڑا لیکن ان کے پائے استقلال اور ان کے جذبہ ایمانی میں ذرا برابر فرق نہ آیا۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیت کا مذہب سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں' یہ صرف انگریزوں کی سیاسی ضرورت تھی کہ انہوں نے اس فتنہ کو جنم دے کر اپنے اغراض ومقاصد کے حصول کے لئے استعمال کیا اور مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے ساری زندگی انگریز حکمرانوں کی چاپلوسی اور خوشامد میں گزاردی اور انگریز گورنمنٹ کے اشارے پر حرمت جہاد کے فتوے دے کر مسلمانوں کی غیرت ایمانی اور ان کے جذبہ جہاد کو ٹھنڈا کرنے کی سر توڑ کوشش کی اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے مرزا قادیانی اور اس کی جماعت نے تمام حربے استعمال کیے۔ مسلمان مجاہدین کی فہرستیں انگریز حکمرانوں کو مہیا کرکے اس کے عوض انگریزوں سے بڑی بڑی مراعات حاصل کیں۔ آج بھی قادیانی فتنہ کے پیروکاروں کی تمام اسلام دشمن طاقتوں سے مستقل رابطے اور ان سے سازباز کرکے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ چنانچہ اسرائیل جیسے رسوائے زمانہ اور مسلمانوں کے کھلے دشمن کے ساتھ قادیانی جماعت کا خصوصی رابطہ ہے اور وہاں پر قادیانی مشن قائم ہے اور اسرائیلی فوج میں سینکڑوں مرزائی جوان تربیت حاصل کرکے مسلمان ممالک میں تخریب کاری کے لیے چلے جاتے ہیں۔ آج مرزا طاہر احمد قادیانی اپنے مذہب کو وجود بخشنے والے انگریز حکمرانوں کے دیس میں بیٹھ کر انٹرنیٹ اور ڈش انٹینا کے ذریعے عالم اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے اور دھوکہ دہی سے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کر انہیں دولت ایمان سے محروم کرنے کے لئے شیطانی عمل میں دن رات نئے نئے اسلام دشمن منصوبوں کے ساتھ مصروف کار ہے۔ ان حالات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں اپنے محدود وسائل کے باوجود حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی جیسے بزرگوں کی قیادت و سیادت اور رہنمائی میں لوگوں پر مرزائیت کے کفریہ عقائد کا پردہ چاک کرکے ان کے ایمانوں کو قادیانیت کے خطرناک ڈاکوؤں کے ڈاکہ سے محفوظ اور ان کے مکروفریب سے بچانے میں مصروف ہے۔ جماعت کے سینکڑوں مبلغین' جماعتی دفاتر ومراکز دن رات اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے وقف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ اب وہ وقت قریب آچکا ہے جب یہ فتنہ اپنے ناپاک عقائد وعزائم کے ساتھ پیوند خاک ہو جائے گا۔ کیونکہ انگریز نے اس فتنہ کو برصغیر میں آکر جنم دیا تھا اور آج مسلمانوں کے رد عمل سے یہ فتنہ اپنی قیادت سمیت اپنے خالق انگریز کے ملک برطانیہ آکر آخری سانس لے رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ ان شہدائے ختم نبوت کے خون کا صدقہ ہے' جنہوں نے اپنی زندگیاں ناموس رسالت کے لئے قربان کرکے انگریز کے خود کاشتہ پودے اور اس کے خود ساختہ نبی کے خطرناک عزائم کو ناکام بنادیا۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلمانوں کو تھوڑی سی محنت کی ضرورت ہے کہ وہ مرزائیت کے غلط پروپیگنڈے اور ان کی نام نہاد مظلومیت کا اصل چہرہ عوام پر واضح کریں تو قادیانی اس دنیا میں منہ چھپانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مسلمان کو آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا حق دار بننے کے لیے آپ ﷺ کی عزت وناموس کے لئے قربانی پیش کرنی چاہیے۔ قادیانیت کی طرح ایک نیا فتنہ گوہر شاہی کی شکل میں اسلام دشمن طاقتوں کے اشارہ پر جنم لے رہا ہے۔ اور گوہر شاہی نے نبوت ورسالت کا دعوی کرکے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو للکارا ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیت کے تعاقب کے ساتھ ساتھ اس فتنے کے تعاقب کو بھی اپنا مذہبی فریضہ بنایا ہے۔ چنانچہ اس کے خلاف عالمی مجلس نے قانونی چارہ جوئی کے لئے ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ درج کرایا ہے اور اس کے بلاضمانت وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے لیکن وہ ملک سے مفرور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تمام فتنوں کے خلاف منظم طریقے سے جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تربیت اولاد

مولانا محمد حمزہ حسنی

آپ کو جس طرح اپنے بچوں کے کھانے پینے، صحت و عافیت اور دوسرے آرام و راحت کے سامانوں کی فکر رہتی ہے ان کی بیماری سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے، ان کی تکلیفوں سے آپ کو اذیت پہنچتی ہے اور آپ ان کی تکلیفوں، بیماریوں کو دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتی ہیں ان کے لئے بے چین رہتی ہیں اسی طرح بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر آپ کو ان کے اخلاق کے سدھار کی فکر کرنی چاہئے ان کو نیک اور سعید بنانے کی کوشش کرنی چاہئے یہ آپ کے لئے بھی مفید ہے اور ان کے حق میں بھی ضروری ہے لیکن آج ہمارے مسلم معاشرہ کا یہ خانہ بالکل خالی ہے ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ بچوں کو کپڑے پہنا دو، اچھا کھانا کھلا دو، ان کی بیماری و آزاری کو دور کرنے کی فکر کرلو بس حق ادا ہوگا، چاہے ان کے اخلاق کتنے بدتر ہوں وہ خدا اور رسول سے ناواقف ہوں توحید و شرک میں فرق نہ جانتے ہوں نماز نہ پڑھتے ہوں، زبان پر گالی گلوچ کے الفاظ بے ساختہ آتے ہوں ہم کو جو کچھ کرنا تھا کرلیا آگے کوئی ذمہ داری نہیں

اس کا کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہمارے بچے آوارہ پھرتے ہیں بداخلاقیوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور جتنی ان کی عمر بڑھتی جاتی ہے یہ خرابیاں ترقی کرتی جاتی ہیں اس طرح پوری قوم ایک بڑے جرم کا ارتکاب کررہی ہے اور والدین بچوں کی بداخلاقیوں کے ذمہ دار ہورہے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته تم میں کا ہر ایک نگراں ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا اس لئے والدین پر بچوں کی ہر طرح کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

عید مبارک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اہل پاکستان اور عالم اسلام کو عید کی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

تبصرہ کتب

نوٹ: تبصرہ کے لئے کتاب کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے۔ (ادارہ)

نام کتاب : کیا آپ موت کے لئے تیار ہیں؟

نام مولف : محترم جناب نثار احمد خان فتحی

ضخامت : ۱۱۱ صفحات

قیمت : درج نہیں

ناشر : ادارۃ القرآن گارڈن ایسٹ لسبیلہ کراچی

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو اختلاف نہیں، کونسا گھر ایسا ہے جس میں موت نہ آئی ہو؟ یہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بقا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "دنیا مسافر کی مانند ہے۔" ہمارے سامنے آخرت ہونی چاہیے کہ ہمیں آخرت کی تیاری کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے لیکن ہم میں سے کون کس قدر آخرت کی تیاری کر رہا ہے؟ اس کے لئے اپنے اپنے گریبان میں جھانکنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے قول و فعل اور عمل سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ گویا ہم نے مرنا ہی نہیں اور نہ ہی ہم نے اس کی تیاری کی ہے۔ استاذ القراء حضرت قاری فتح محمد پانی پتی قدس سرہ کے خلیفہ مجاز جناب الحاج نثار احمد خان فتحی صاحب نے موت سے تیاری سے متعلق قرآن و سنت اور فرمودات اکابر کی روشنی میں اس موضوع پر بہت عمدہ مجموعہ تیار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مولف موصوف اور قارئین کے لئے نافع بنائے اور ہم سب کو موت سے پہلے موت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ: شب قدر

تشریف لاتے ہیں اور ہر اس بندہ کے لئے دعا رحمت کرتے ہیں جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو۔

خیر سے محروم:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان کا مہینہ آنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان هذا الشهر قد حضركم وفيه ليلة خير من الف شهر من حرمها فقد حرم الخير كله و لايحرم خيرها الامحروم۔

(الترغیب والترھیب ص۹۹ ج۲)

"تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا تو گویا وہ ساری ہی خیر سے محروم ہو گیا اور اس کی بھلائی سے محروم صرف وہی شخص رہ سکتا ہے جو حقیقتاً ہی محروم ہے۔"

یقیناً اس کی محرومی میں کیا تامل ہے جو اتنی بڑی نعمت کو ہاتھ سے کھودے، ریلوے ملازم رات رات بھر چند کوڑیوں کی خاطر جاگتے ہیں اگر اسی برس کی عبادت کی خاطر کوئی ایک مہینہ تک رات میں جاگ لے تو کیا وقت ہے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ دل میں تڑپ ہی نہیں، اگر ذرا سا بھی چسکہ پڑ جائے تو پھر ایک رات نہیں بلکہ سیکڑوں راتیں جاگی جاسکتی ہیں جو ثواب کی امید اور تمنا رکھتا ہو اس کے لئے جاگنا کوئی مشکل کی بات نہیں۔

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال می تواں بہ تمنا گریستن

فتنہ قادیانیت اور فتنہ گوہر شاہی کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے سدباب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے

''فتنہ قادیانیت'' اور ''فتنہ گوہر شاہی'' کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے خاتمہ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سائٹ ایریا کوٹری ضلع دادو (سندھ) میں مرکز قائم کرنے کے لئے ''جامع مسجد ختم نبوت'' اور مدرسہ ''تعلیم القرآن ختم نبوت'' کے لئے آٹھ ہزار مربع فٹ جگہ حاصل کرلی ہے۔ جس کے پہلے مرحلے میں جامع مسجد ومدرسہ کا سنگ بنیاد حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یکم محرم الحرام ۱۴۲۰ھ کو اپنے دست مبارک سے رکھا۔ الحمد للہ! مدرسہ ''تعلیم القرآن ختم نبوت'' میں درس وتدریس کا آغاز کردیا گیا ہے۔

''جامع مسجد ختم نبوت ومدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت'' کی تعمیر ودیگر اخراجات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ دامے 'درمے' سخنے تعاون فرماکر بروز محشر شفاعت رسول آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کیجئے۔

الداعی الخیر:۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم۔اے جناح روڈ کراچی فون نمبر 7780337 - 7780340

☆ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ' ملتان فون:۔ 514122

☆ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آتوبھان روڈ لطیف آباد نمبر ۲ حیدرآباد فون:۔ 869948

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرونِ ملک و بیرونِ ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام

پوری دنیا میں معلمین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدباب کیلئے کوششیں

اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،

اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت اور ردِ قادیانیت کے موضوعات پر مقدمات میں مسلمانوں کی پیروی

اندرونِ ملک و بیرونِ ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،

چناب نگر ربوہ میں مساجد اور دار المبلغین کا قیام

انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب،

ردِ قادیانیت، نزولِ مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر سینکڑوں کتابوں کی تصانیف و تقسیم،

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے پتے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122
اکاؤنٹ نمبر 3464 UBL حرم گیٹ برانچ ملتان، پنجاب بینک 310 - NBL 7734 حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340
اکاؤنٹ نمبر 9-487 NBL نمائش برانچ - 927 ABL بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREEEN LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199.